REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP.-3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۳۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN 143516

۲۴ر شوال ۱۴۰۳ ہجری — ۴ر ظہور ۱۳۶۲ ہش — ۴ر اگست ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان: ۳۱ر وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران مرکزِ سلسلہ میں تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کی زبانی ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ ـــــ "حضور کی طبیعت، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور یہ کہ حضور پُرنور انتہائی تندہی اور جانفشانی کے ساتھ تبلیغ و اشاعتِ دین کی مہماتِ عظیمہ کو سر کرنے میں مصروف ہیں۔" الحمد للہ۔

قادیان: ۳۱ر وفا (جولائی)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

★ـــ محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا ربہا ہنوز حیدرآباد اور اس کے قریب کی لجنات کے دورہ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین۔

عباداتِ الٰہی اور بنی نوعِ انسان سے سچی ہمدردی

حقیقی اسلامی عید کے یہی دو مقاصد ہیں جو رمضان المبارک کے دو اسباق سے مستنبط ہیں!

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرمعارف خطبۂ عید الفطر

ربوہ: ۱۲ر وفا (جولائی)۔ مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں عید الفطر کی بابرکت اور مقدس تقریب امسال اہلِ ربوہ نے عبادات اور خدمتِ خلق کے ایک نئے ذوق و شوق اور روحانی لطف و انبساط کے ساتھ منائی۔ نمازِ عید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی جس میں بہت بڑی تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔ ربوہ کے علاوہ اطراف کے علاقوں سے بھی بڑی تعداد میں احباب و خواتین نمازِ عید اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے پڑھنے اور حضور کا روحوں پر وجد طاری کر دینے والا خطبہ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ مسجد اقصیٰ کے سامنے کا وسیع جلسہ سالانہ کا میدان ٹرکوں، بسوں، کاروں، سوزوکی ویگنوں وغیرہ سے بھرا ہوا تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازِ عید الفطر پڑھانے کے لئے قریباً ۸ بجکر ۲۵ منٹ پر تشریف لائے۔ حضور نے تشریف لاتے ہی نماز باجماعت پڑھائی اور ۸ بجکر ۵۰ منٹ پر خطبہ کا آغاز فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ میں فرمایا کہ بعض نوجوان ہماری عید کے بوریت کے ساتھ گزرنے کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو حقیقی اسلامی عید کے صحیح مقصد کا علم نہیں ہوتا۔ حقیقی اسلامی عید کے مقاصد دو ہیں۔ یہ دو مقاصد وہ ہیں جو رمضان المبارک کے دو اسباق سے مستنبط ہیں۔ اور اس عید کی بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ مقاصد یہ ہیں — (۱) عباداتِ الٰہی۔ (۲)۔ بنی نوعِ انسان سے سچی ہمدردی، پیار، خدمتِ خلق کے ذریعے ان کے دکھ سکھ میں شامل ہونا۔

حضور نے فرمایا: اس لئے اوّل نمبر پر آج کے دن زیادہ عبادتیں کریں۔ زیادہ مسجدوں کو آباد کریں۔ زیادہ دعائیں کریں۔ جو قومیں ایسی عید کی توقع کرتی ہیں جس میں عبادت کو بالکل فراموش کر دیا جائے۔ ان کو عید کا کوئی مزہ نہیں آ سکتا۔

حضور نے فرمایا، اس عید کا دوسرا مقصد خدمتِ خلق ہے۔ اگر اس عید میں غریبوں کے دکھ میں شامل ہونے کی بات نہیں کی جاتی تو اس عید کے مقصد سے ہٹ کر کرنے والی بات ہے۔ حضور نے احبابِ جماعت کو یہ نہایت درجہ ایمان افروز تحریک فرمائی کہ آج کے دن ایسے احباب جن کو اللہ نے مالی آسودگی اور فراغت عطا کی ہے، وہ اپنے غریب بھائیوں کے گھر جائیں۔ ان کو عید مبارک کہہ دیں۔ تحفے دیں۔ پھل، مٹھائی وغیرہ لیکر جائیں۔ حضور نے اس کے لئے منظم طریق یہ بیان فرمایا کہ ہر محلے کے ایسے صاحبِ حیثیت امراء اپنے صدر محلہ کے پاس جائیں اور ان سے ایسے گھروں کا پتہ کریں جو غریب اور نادار ہیں پھر ان کے گھر جائیں۔

حضور نے فرمایا جب احبابِ کرام اس پر عمل پیرا ہوں گے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ساری زندگی کی لذتیں اس کے مقابلے میں حقیر ہوں گی۔ اور یہ وہ عید ہوگی جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید ہوگی۔ یہ وہ عید ہوگی جو خدا تعالیٰ نے چاہی مگر دنیا میں آنے والوں نے جس کے رنگ بگاڑ دیئے۔ حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ہدایت فرمائی کہ یہ حقیقی اسلامی عید صرف ربوہ میں ہی نہ منائی جائے بلکہ ٹیلیفون کے ذریعہ فوری طور پر اندرونِ ملک سب جماعتوں کو اطلاع دی جائے۔ اور ملک بھر کے احمدی ایسے مستحق لوگوں کے گھروں میں بھی عید کے تحفے لے کر جائیں جنہوں نے ۱۹۵۳ء میں [illegible]

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان [illegible] ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء [illegible] میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ [illegible] جو احباب پاکستان ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید سائیکل مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۴ ظہور ۱۳۶۲ ہش!

ہر داعی الی اللہ کے لئے مشعلِ راہ

تبلیغ و اشاعتِ دین وہ اہم ترین ملی فریضہ ہے جس کی بجا آوری کے ساتھ اُمتِ مسلمہ کے لئے "خیرِ اُمت" کا اعزاز مستلزم ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ حکیم میں ان ہر دو امتیازی اوصاف کو باہم لازم و ملزوم قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران: ۱۱۱)

اس آیتِ کریمہ کی روشنی میں مسلمانوں کا بہتر اُمت ہونا صرف اس وصف پر منحصر ہے کہ وہ لوگوں کو خیر کی دعوت دیتے رہیں اور بدی سے روکتے رہیں۔

اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں تبلیغ و اشاعتِ دین کی سچی لگن رہی اور وہ من حیث الجماعت باقاعدہ ایک مرکزی نظام کے تابع اس دینی فریضہ کی بجا آوری میں مصروف رہے اس وقت تک انہیں "خیرِ اُمت" ہونے کا یہ امتیازی شرف بھی حاصل رہا۔ اور وہ یکے بعد دیگرے زندگی کے ہر میدان میں فتح و کامرانی کے جھنڈے نصب کرتے چلے گئے۔ عہدِ خلافتِ راشدہ کے بعد بھی گو ایک وقت تک مسلمانوں کی طرف سے تبلیغ و اشاعتِ دین کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ تاہم یہ تبلیغی مساعی کسی مرکزی نظام کے تابع ہونے کی بجائے اُمت کے چند برگزیدہ علماء اور بزرگان و ائمہ سلف کی انفرادی کوششوں کی مرہونِ منت رہیں۔ رفتہ رفتہ انفرادی کوششوں کا یہ سلسلہ بھی ختم ہوگیا۔ اور اُمتِ مسلمہ اس اہم ترین دینی فریضہ کی بجا آوری سے یکسر غافل ہوکر "خیرِ اُمت" کہلانے کے اس گراں قدر آسمانی اعزاز سے کلیۃً محروم ہوگئی۔ نتیجۃً وہ ملت جو اب تک دلائل و براہین کے میدان میں مذاہبِ عالم کو ہمیشہ شکستِ فاش دیتی آئی تھی، خود اغیار کے تابڑ توڑ حملوں کا نشانہ بن گئی۔ اور افرادِ ملت دشمنانِ اسلام کی اس یلغار کی تاب نہ لاکر دلائل و براہین کے میدان سے گریز اختیار کرنے لگے۔

اُمتِ مسلمہ کی اس زبوں حالی اور بے بسی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اس نے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں پھر تبلیغ و اشاعتِ دین کے لئے وسیع اور فعال مرکزی نظام کی بنیاد ڈالی۔ چنانچہ آپ نے جہاں معاندینِ حق و صداقت کے فرسودہ اعتراضات کا دندان شکن جواب دیتے اور میدانِ مقابلہ میں اسلام کی فضیلت و برتری ثابت کرنے کے لئے ایک جدید اور لاجواب علم کلام کی بنیاد ڈالی وہاں اپنی جماعت کے ہر فرد کو صحیح معنوں میں داعی الی اللہ بننے کی تلقین کرتے ہوئے اس حکمتِ عملی اور طریقِ کار سے بھی آگاہ فرمایا جس کو اختیار کئے بغیر تبلیغ و اشاعتِ دین کی اس مقدس آسمانی مہم کو سر کرنا ممکن نہیں تھا۔ حضورؑ نے فرمایا:-

"ہماری جماعت کے لوگ گو مالی امداد میں تو کچھ فرق نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ تو آزمانا چاہتا ہے۔ اب تلوار کی بجائے گالیاں کھاکر صبر کرنا چاہیئے کہ نرمی اور خوش خلقی سے لوگوں پر اپنے خیالات ظاہر کئے جاویں۔ بہ نسبت شہروں کے دیہات کے لوگوں میں سادگی بہت ہے اور ہمارے دعویٰ سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو نرمی سے سمجھایا جاوے تو اُمید ہے کہ سمجھ لیں گے۔ جلسوں کی بھی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی بازاروں میں کھڑے ہوکر لیکچر دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس طرح سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ ایک ایک فرد سے علیحدہ علیحدہ مل کر اپنے نصیحتیں بیان کئے جاویں۔ جلسوں میں تو ہار جیت کا خیال ہو جاتا ہے۔ چاہیئے کہ دوستانہ طور پر شریفوں سے ملاقات کرتے رہیں۔ اور رفتہ رفتہ موقعہ پاکر اپنا قصہ سنا دیا۔ بحث کا طریق اچھا نہیں بلکہ ایک ایک فرد سے اپنا حال بیان کیا اور بڑی آہستگی اور نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی۔ پھر تم دیکھو گے کہ بہت سے آدمی ایسے بھی نکلیں گے جو کہیں گے کہ ہم پر تو ان مولویوں نے اصلیت ظاہر ہی نہیں ہونے دی۔ چاہیئے کہ جس شخص میں علم اور رُشد کا مادہ دیکھا اسی کو اپنا قصہ بتا دیا۔ اور فرداً فرداً واقفیت بڑھاتے رہے۔ یہ نہیں کہ سب کے سب ظالم طبع شریر ہوتے ہیں بلکہ شریف اور مخلص بھی ان ہی میں چھپے ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۷)

سیدنا حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام کا بیان فرمودہ یہ طریقِ کار تبلیغِ حق میں ہر داعی الی اللہ کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور تبلیغ و اشاعتِ دین کے روز افزوں تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات میں ہر فردِ جماعت کو اپنے اپنے دائرہ کار میں اکا نج پر داعی الی اللہ بننے کی تلقین فرماتے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور علیہ السلام کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی آواز پر والہانہ لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خورشید احمد انور

اڑاتے جائیں گے ہم حق کا پرچم دیکھتے رہنا!

بالآخر کٹ ہی جائے گی شبِ غم دیکھتے رہنا
سحر کی تابشوں میں ہوگی مدغم دیکھتے رہنا

سراپا نور بن کر ہم اندھیروں کو اجالیں گے
یہ کالی رات بھاگے گی گجردم دیکھتے رہنا

خجل ہوگا وہ اِک دن دیکھنا اپنی خطاؤں پر
بشر میں ہوگی پیدا روحِ آدم دیکھتے رہنا

وہ جن کے ہاتھ سے ہم نے ہزاروں زخم کھائے ہیں
کریں گے وہ طلب ہم ہی سے مرہم دیکھتے رہنا

ہر اک سے پیار ہے ہم کو نہیں نفرت کسی سے بھی
رکھیں گے ہم بلند الفت کا پرچم دیکھتے رہنا

خوشی کا دن وہ روز ہے کہ وہ الفت کے دھاگے میں بندھے آئیں
رہیں گے کب تلک وہ ہم سے برہم دیکھتے رہنا

ستمگاروں کی ہر مشقِ ستم ہم پر ہے جاری
سرِ تسلیم اپنا بس رہے گا خم دیکھتے رہنا

ہر اک کا حق ادا کرتے رہیں گے بزمِ امکاں میں
گلِ پژمردہ پہ چھڑکیں گے شبنم دیکھتے رہنا

ہمارے ناتواں ہاتھوں سے با تائیدِ ربانی
نظامِ دجل ہوگا درہم برہم دیکھتے رہنا

یہ دنیا ان کے قدموں میں کھنچی ہی آنے والی ہے
جو رکھتے دین کو اس پر مقدم دیکھتے رہنا

جنہوں نے زندگی اپنی بسر کی پاکبازی میں
وہ نزدیکِ خدا ہوں گے مکرم دیکھتے رہنا

خدا ہے دوست جن کا اور ہے جو دوستِ حق کے ہیں
نہ ہوگا ان پہ کوئی حزن اور غم دیکھتے رہنا

نہ جانے کب تلک کرتے رہیں گے انتظار ان کا
نہیں اتریں گے ہرگز ابنِ مریم دیکھتے رہنا

ہزاروں آندھیوں پر آندھیاں چلتی رہیں پیہم
نہ ہرگز ہوگا خلافت کا شجر خم دیکھتے رہنا

خلافت کی شمعِ روشن ہے فانوسِ الٰہی میں
ضیا اس کی کبھی ہوگی نہ مدھم دیکھتے رہنا

خلافت ہی کے زیرِ سایہ ہم اکنافِ عالم میں
اڑاتے جائیں گے ہم حق کا پرچم دیکھتے رہنا

خلافت کی حمایت پہ کھڑا ہے قادرِ مطلق
ہمیشہ یہ رہے محفوظ و محکم دیکھتے رہنا

ہجومِ یاس و نومیدی کے بادل چھٹ ہی جائیں گے
اٹھے گا ہر طرف خوشیوں کا پرچم دیکھتے رہنا

تفرقے تو اہم ہیں مگر فضلِ الٰہی سے
ہمارے آگے ہوگا ہر اک کا سر خم دیکھتے رہنا

رسول اللہؐ کی ہوگی حکومت سارے عالم پر
اُڑے گا ہر جگہ ان کا ہی پرچم دیکھتے رہنا

قریب آتے ہیں وہ دن جب کہ برکاتِ محمدؐ سے
خلافت کے تحت ہو نظمِ عالم دیکھتے رہنا

صمیمِ قلب سے جب حق تعالیٰ کو پکاریں گے
مدد کو آئے گا وہ ربِ اکرم دیکھتے رہنا

حقارت سے جنہیں ابناءِ دنیا دیکھتے اب ہیں
وہی ہوں گے زمانے میں معظم دیکھتے رہنا

خدا کی رحمتوں کے زیرِ سایہ آئے گا عاجزؔ
خجالت سے جب اس کی آنکھ ہو نم دیکھتے رہنا

— سید ادریس احمد عاجزؔ کرمانی۔ ربوہ

خطبہ جمعہ

یہ رمضان المبارک ہم احمدیوں کیلئے بہت مبارک مہینہ ہے ہمیں سنبھالنے اور بنا دینے کیلئے یہ وقت آن پڑا ہے

ایک طرف مخالف گروہ ہراس پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل رہے ہیں!

اس مہینہ کو اپنی زندگی میں داخل کر لیں اور خود اس مہینہ میں داخل ہو جائیں۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں

ہر آگ کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ عشق الٰہی کی آگ ہے۔ اور عشق الٰہی کی یہ آگ رمضان میں خوب بھڑکتی ہے!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۷ احسان ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۷ جون ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت کی:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (بقرہ آیت ۱۸۴)

اور پھر فرمایا:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک سے متعلق فرمایا کہ

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے

تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ کی رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ خواہ وہ آسمان کے دروازے ہوں یا جنت کے دروازے ہوں ان دروازوں سے کیا مراد ہے۔ اور جو دروازے بند کئے جاتے ہیں وہ جہنم کے کونسے دروازے ہیں اور کس قسم کی زنجیریں ہیں جن میں شیطان کو جکڑا جاتا ہے۔ اور کیا اس سے ایک عمومی کیفیت مراد ہے یا کوئی خاص معانی ہیں جو بعض حالات میں محدود ہیں۔ اور ان کو ساری دنیا پر عمومی حالت میں چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔

جہاں تک رمضان کے مہینہ کا تعلق ہے یہ تو بظاہر مومنوں پر بھی آتا ہے اور کافروں پر بھی آتا ہے۔ خدا کے منکرین پر بھی آتا ہے اور خدا کے ماننے والوں پر بھی آتا ہے۔ نیک اور پاک عمل کرنے والوں پر بھی آتا ہے اور فسق و فجور میں مبتلا رہنے والوں پر بھی آتا ہے۔ اس لئے ایک بات تو قطعی ہے کہ اس کے عمومی معنے درست نہیں۔ کیونکہ جہاں تک رمضان کے مہینہ کا تعلق ہے اس مہینہ میں دنیا کی بھاری اکثریت پہلے کی طرح فسق و فجور میں مبتلا رہتی ہے۔ اور رمضان کی قطعاً پرواہ نہیں کرتی۔ پس یہ کہنا کہ اس مہینہ میں شیطان جکڑا جاتا ہے یا رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور غضب کے دروازے بند ہوتے ہیں یہ دراصل حدیث کے مفہوم کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ فرمایا اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ کہ جب شہر رمضان داخل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بالعموم ساری دنیا پر برکتیں نازل ہوتی ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہاں وہاں برکتیں لے کر آتا ہے جہاں جہاں وہ داخل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہائی فصیح و بلیغ انسان تھے۔ آپ کی زبان مبارک میں ایسی فصاحت و بلاغت تھی کہ نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کبھی کسی انسان نے کسی دوسرے انسان سے ایسی فصاحت و بلاغت نہیں دیکھی۔ چنانچہ اس حدیث کے آغاز ہی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سمجھنے کی چابی رکھ دی۔ آپ نے فرمایا اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ کہ جب جب اور جہاں جہاں ماہ رمضان داخل ہوگا وہاں وہاں یہ کیفیات پیدا کرے گا۔ اور مراد یہ ہے کہ رمضان جب اپنی پوری شرائط کے ساتھ کہیں داخل ہوگا تو انسان کے لئے برکتوں کا موجب بنے گا۔ ورنہ عملاً رمضان کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جو شہروں میں داخل ہو جائے یا ملکوں میں داخل ہو جائے۔ یہ تو انسان کے وجود میں داخل ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس انسان کے وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے گا اس کے جہان میں نیک تبدیلیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اس کے

زمین و آسمان میں تبدیلیاں

پیدا ہو جائیں گی یعنی جہاں تک انسان کا تعلق ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو رمضان کے تابع کر دے تو گویا رمضان المبارک اپنی ساری برکتوں کے ساتھ اس انسان میں داخل ہو گیا۔ اس طرح ایسے انسان کے جہان میں جو بھی جنت کے دروازے ہیں وہ سارے کھل جائیں گے۔ اور جہنم کے جتنے دروازے ہیں وہ بند کر دیئے جائیں گے۔ یعنی اللہ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔ اور اس کا شیطان زنجیروں میں جکڑا جائے گا۔ یہ ہے اس حدیث کا اصل مفہوم۔ چنانچہ اس پہلو سے جب ہم مزید غور کرتے ہیں تو یہ جاننا مشکل نہیں رہتا کہ وہ دروازے کون سے ہیں۔

جہاں تک انسان کی ذات کا تعلق ہے انسان کے پانچ حواس تو وہ ہیں جن کو حواس خمسہ کہتے ہیں۔ یعنی سونگھنے کی طاقت، سننے کی طاقت، دیکھنے کی طاقت، چکھنے کی طاقت اور لمس یعنی چھونے کی طاقت اور اس کے علاوہ دو قسم کے اور رستے ہیں جو انسان کو داخل ہونے کے لئے یا نکلنے کے لئے یعنی دخول اور خروج کے لئے دیئے گئے ہیں۔ انسان کو بعض قسم کے ایسے رستے عطا ہوئے ہیں جن کے اندر دونوں طاقتیں ہیں۔ ان کے اندر چیز داخل بھی ہو سکتی ہے اور خارج بھی ہو سکتی ہے۔ انسانی زندگی میں ان کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ پس ان دروازوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو

انسانی جہان کے سات دروازے

بنتے ہیں (اور سات آسمانوں کے گویا سات دروازے آ گیا) یہ رمضان المبارک کی برکت ہے۔ اور عبادت کا ایسا ایک ہی طریق ہے جو ان ساتوں دروازوں پر پہرے بٹھا دیتا ہے اس کے علاوہ کوئی بھی ایسی عبادت آپ سوچ نہیں سکتے جو انسان کے ان قوی پر اور ان رستوں پر کامل طور پر حاوی ہو جائے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جب کسی مومن کی زندگی میں رمضان داخل ہو جاتا ہے تو وہ سات قوتوں کے رستے جو اس کو جنت کی طرف بھی لے جا سکتے ہیں اور جہنم کی طرف بھی لے جا سکتے ہیں، وہ ساتوں رستے جنت کی طرف لے جانے کے لئے وقف ہو جاتے ہیں۔ وہ ساتوں رستے آسمانوں کے دروازے بن جاتے ہیں۔ گویا تنزل کی بجائے رفعتوں کی طرف لے جانے کے لئے ممد اور مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ شیطان ان سات رستوں سے ہی انسان پر حملے کرتا ہے۔ فرمایا ایسے مومن کا شیطان پکڑا جاتا ہے۔ اور کوئی راہ نہیں پاتا۔ کیونکہ ان ساتوں رستوں پر اللہ کی رضا کے پہرے بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان ساتوں رستوں پر خدا کے فرشتوں کا پہرہ ہوتا ہے۔ شیطان بالکل بے بس اور عاجز آ جاتا ہے۔ گویا روزہ ایک ایسی کامل عبادت ہے کہ جس کے نتیجہ میں شیطان کے لئے انسانی نفس میں داخل ہونے کے لئے

کوئی بھی راہ باقی نہیں رہتی ۔

پس اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنی ان سات قوتوں کو یا ذرائع کو

اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع

کر دیتا ہے تو گویا آسمان سے اس کے لئے سات دروازے کھل جاتے ہیں ۔ سات کا عدد ایک SYMBOL یعنی علامت ہے اور اظہار کا ایک طریق ہے ۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ انسان جو اپنی ساری قوتوں کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی ساری طاقتیں اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیتی ہے ۔ ایسے شخص پر جب خدا کے فضل سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو وہ یہ سات نہیں رہتے ۔ بلکہ بے شمار دروازے کھل جاتے ہیں ۔ اس لئے مومن کا کام یہ ہے کہ رمضان کی برکت کے نتیجہ میں اپنے وجود میں جب رمضان کو داخل کرے تو اپنا سب کچھ خدا کے لئے کھول دے اور شیطان کے لئے بند کر دے ۔ ایسی صورت میں ابوابِ رحمت یعنی اللہ کے فضلوں کے دروازے کھل جاتے ہیں ۔ جو سات کے مقابل پر عدداً بطور کامل عدد کے بے شک کہہ دیں لیکن عملاً بے انتہا ہیں ان کی گنتی نہیں ہو سکتی ۔ ان کا شمار نہیں ہو سکتا ۔ گویا جب مومن اپنا جہان خدا کے حضور پیش کر دیتا ہے تو اللہ کا جہان ہر طرف سے اس پر رحمتیں برسانے لگتا ہے ۔ یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کا مطلب جو آنحضور ؐ نے رمضان کی برکات سے ہمیں آگاہ کرنے کے لئے ارشاد فرمائی ہے ۔ پس یہ

احمدیوں کے لئے بہت ہی مبارک مہینہ

ہے ۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ اپنے ساتوں رستے اللہ کی رضا کے تابع کر کے اپنے سارے نفس کو اللہ کی مرضی کے لئے اس طرح وقف کر دے کہ شیطان کو ان میں سے کسی میں دخل نہ رہے ۔ یہ ایک مہینہ کی ایک ایسی مسلسل ریاضت ہے جس کے نتیجہ میں انسان جب رمضان سے باہر نکلے گا تو ایک بالکل مختلف کیفیت کے ساتھ بالکل مختلف شخصیت بن کر باہر نکلے گا ۔ اللہ تعالیٰ اس کو پورا ایک مہینہ اس ریاضت میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ کوئی رستہ ایسا نہیں رہنے دے گا جس کے ذریعہ شیطان نفس میں داخل ہو سکتا ہو ۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے بعد انسان پھر یہ سارے دروازے شیطان پر کھول دے ۔ اور اللہ پر بند کر دے ۔ اس سے بڑی جہالت اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ انسان یہ سمجھ لے کہ رمضان عارضی نیکیاں لے کر آتا ہے ۔ اور پھر اپنے ساتھ ہی نیکیوں کو سمیٹ کر واپس لے جاتا ہے ۔ ایسے رمضان کا کیا فائدہ جو نعمتیں دے کر واپس چھین لے ۔ اور دکھ دور کرنے کے بعد پھر عائد کر دے ۔ اس سے پہلے جس انسان نے نعمتیں دیکھی نہیں تھیں ان کو ان نعمتوں کی عادت ڈال کر پھر واپس لے جائے ۔ وہ شخص جو مصیبتوں کا عادی ہو چکا تھا ، دنیا کے مصائب کے جنگل میں پھنسا ہوا کسی نہ کسی طرح سسک سسک کر گزارہ کر رہا تھا رمضان آیا اور ان مصیبتوں سے اسے نجات دلائی ۔ اور تمام نفسانی بندھنوں سے اسے آزاد کیا ۔ اور جاتی دفعہ پھر وہ بندھن دوبارہ ڈال گیا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ دکھوں میں مبتلا ہو جائے گا ۔ جس نے آزادی نہ دیکھی ہو اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو اس کو اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی ایک دفعہ آزادی ملنے کے بعد پھر اس کو دوبارہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے سے ہوتی ہے ۔ ظاہر ہے ایک شخص جو نعمتوں سے محروم ہوتا ہے اور کسی نہ کسی طرح گزارہ کر رہا ہوتا ہے ۔ اگر اس کو نعمتیں عطا کر دی جائیں اور پھر اس سے چھین لی جائیں تو اس سے اس کو زیادہ دکھ پہنچتا ہے ۔ وہ کہتا ہے تمہیں کس نے کہا تھا کہ مجھے نعمتیں عطا کرو ۔ اور میں ان کی عادت ڈالوں ۔ جن کے بغیر مجھ سے رہا نہ جائے ۔ پہلے تو جس طرح بھی ہو سکتا تھا گزارہ چل رہا تھا ۔

پس رمضان المبارک کے بارہ میں یہ تصور بڑا ہی بھیانک اور بڑا ہی جاہلانہ ہے کہ ایک طرف تو ایسا مبارک مہینہ انسان کی زندگی میں داخل ہو کر انسان کی ساری طاقتوں پر فرشتوں کے پہرے بٹھا دے ۔ اور شیطان کے لئے ساری راہیں بند کر دے ۔ اور اپنے رب کے لئے اور اللہ کے فرشتوں کے لئے ساری راہیں کھول دے ۔ اور دوسری طرف جب یہ مہینہ جائے تو اس حالت میں جائے کہ فرشتوں کی بجائے ہر راہ پر شیطان کے پہرے بیٹھے ہوں ۔ اور وہاں اللہ تعالیٰ کا داخلہ بند ہو ۔ اور شیطان کے لئے کھل کھیلنے کا موقع ہو اور یہ حالت اس ایک مہینہ کے بدلہ پھر گیارہ مہینے تک جاری رہے ۔ یہ

بڑے نقصان کا سودا ہے

اللہ اور اللہ کے رسول ؐ کا ہرگز یہ مراد نہیں ۔ رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ اس مہینے کی عبادتوں کو استقلال بخشیں ۔ اس مہینہ میں جو کچھ بنتیں پائی ہیں ۔ ان کو دوام عطا کریں ۔ جن مصیبتوں سے نجات پائی ہے پھر دوبارہ ان بندھنوں میں نہ جکڑے جائیں ۔ ان گندگیوں کی طرف پھر منہ نہ کریں جن گندگیوں سے رمضان شریف نے آپ کو نجات دلائی ۔

اس ضمن میں ایک اور بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ رمضان ہمارے لئے ایک بہت بڑی اور خاص نعمت بن کر آیا ہے ۔ کیونکہ یہ وہ دور ہے جس میں احمدیت کے دشمنوں نے اپنے غیظ و غضب کے سارے دروازے ہماری طرف کھول دیئے ہیں ۔ یہ وہ دور ہے جن میں احمدیت کے معاندین ایک پرامن ملک میں کھلے بندوں یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ احمدیوں کے خلیفہ کو بھی قتل کر دو اور ذلیل و رسوا کر کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا کے پھینک دو ۔ اور اس جماعت کا ایک فرد بھی زندہ باقی نہ رہنے دو ۔ اس ملک میں خون کی ندیاں بہا دو یہاں تک کہ ایک احمدی بھی دیکھنے کو نہ ملے ۔ یہ تعلیم کھلم کھلا دی جا رہی ہے ۔

اس موقع پر رمضان المبارک ہمارے لئے اللہ کی رحمتوں کے دروازے کھولنے کے لئے آیا ہے ۔

رمضان ہمارے لئے یہ پیغام لے کر آیا ہے

کہ پہلے بھی خدا دعائیں سنا کرتا تھا لیکن اب تو اور بھی تمہارے قریب آگیا ہے ۔ وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھک رہا ہے ۔ دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں تمہاری ہر آہ و پکار آسمان تک پہنچے گی ۔ کوئی ایسی آواز نہیں ہو گی جو تمہارے دل سے اٹھے اور اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو ۔

پس رمضان شریف رحمتوں کا پیغام لے کر آیا ہے ۔ اگر خدا کی نافرمانی کے دروازے کھولے جا رہے ہیں تو اللہ کی فرمانبرداری کے دروازے آپ کو امن کی دعوت دیتے ہوئے وا ہو رہے ہیں ۔ اور آپ کو اپنی طرف بلا رہے ہیں ۔ مخالفت کے ہر موقع پر جماعت کو انتہائی صبر کا نمونہ دکھانا چاہیئے ۔ ساری دنیا میں ایک بھی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا ہو ، مرد ہو یا عورت ہو ، جو بے صبری کا ایک معمولی سا بھی مظاہرہ کرے ۔

دنیا میں قوموں نے پہلے بھی قربانیاں دی ہیں ۔ اور خدا کے نام پر تو قربانی دینا الٰہی قوموں کے مقدر میں لکھا ہوا ہے ۔ ادنیٰ ادنیٰ ذلیل ذلیل قومیں جو خدا کے تصور سے بھی نا آشنا ہیں ، بلکہ خدا کی ہستی کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرتی ہیں وہ ادنیٰ پیغامات کے لئے بڑی بڑی قربانیوں سے دریغ نہیں کرتیں ۔ ہم اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے ، اللہ کے نام اور اس کی عظمت کی خاطر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں سے وابستہ رہنے کے لئے

بدرجہ اولیٰ قربانیاں دیں گے

اس لئے اگر ہم میں سے ہر ایک کاٹا جائے اور پھینکا جائے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے ۔ پس اگر اسلام کی زندگی ہماری ظاہری موت کا تقاضا کرتی ہے تو اے اللہ ! ہم مرنے کے لئے حاضر ہیں ۔ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ۔

دیکھو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دنیا میں ایسی دہریہ قومیں بھی موجود ہیں جنہوں نے دہریت کے لئے قربانیاں دیں ۔ پچھلی جنگِ عظیم میں روس نے جو قربانی دی ہے وہ بڑی حیرت انگیز ہے ۔ روس کا ایک کروڑ سپاہی میدانِ جنگ میں مارا گیا ، اور ایک کروڑ غیر سپاہی اس جنگ میں کام آیا ۔ پس اگر دنیا والے دنیا کی خاطر ایک کروڑ سپاہی میدانِ جنگ میں کٹوا سکتے ہیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانوں کے لئے ایک کروڑ جانیں فدا کرنا کون سا مشکل کام ہے ۔ بڑے ہی غلط فہمی کا شکار ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ڈرا کر ہمیں غلبۂ اسلام کی مہم سے ہٹا دیں گے ۔ وہ نہیں جانتے کہ ہم کس سرشت کے لوگ ہیں ۔ کس خمیر سے ہماری مٹی اٹھائی گئی ہے ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق سے ہمارا خمیر گوندھا گیا ہے ۔ اللہ کی محبت اور اس کی اطاعت ہمارے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے ۔ اس لئے دنیا کا کوئی خوف ہمیں ڈرا نہیں سکتا ۔ ایک کروڑ احمدی خدا کے نام پر مرنے کے لئے تیار ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر ایک کروڑ احمدیوں کو دشمنی سے مار دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کروڑہا کروڑ ایسے بندے پیدا کر دے گا جو احمدیت کی طرف منسوب ہونے میں فخر سمجھیں گے ۔ اور احمدیت کے لئے مزید قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں گے ۔ اس لئے یہ سودا نقصان کا سودا نہیں ہے ۔

مگر میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ وہ لوگ جو خدا کی خاطر مرنے کے لئے تیار ہو جایا کرتے ہیں ، اللہ ان کو مرنے نہیں دیا کرتا ۔ آج تک کبھی

ایسا نہیں ہوا۔ وہ قومیں جو اپنے اندر قربانی کی رُوح پیدا کر لیتی ہیں وہ زندہ رکھی جاتی ہیں۔ اور ہمیشہ کی زندگی پانے والی قومیں بن جاتی ہیں۔ ہمیشہ سے یہی ہوتا چلا آیا ہے اور یہی ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

پس یہ رمضان المبارک بہت برکتوں والا مہینہ ہے۔ بہت بروقت آیا ہے۔ ایک طرف مخالف خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالےٰ کی رحمت کے دروازے کھل رہے ہیں۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ پیاری آواز ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے کہ جس کی زندگی میں یہ مہینہ داخل ہو جائے گا۔ اللہ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولتا چلا جائے گا۔ پس

اِس مہینہ کو اپنی زندگی میں داخل کر لیں

خود اِس مہینہ میں داخل ہو جائیں کیونکہ اس سے بہتر امن کی اور کوئی جگہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں

یہی وہ مضمون ہے کہ عدو جب شور و فغاں میں بڑھ گیا تو ہمیں اپنے پیارے رب کے حضور پناہ ملی اور جس طرح بچہ خوفزدہ ہو کر ماں کی گود میں گھستا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ماں اس کو چاروں طرف سے لپیٹ لیتی ہے۔ اور کوئی وار ایسا نہیں ہو سکتا جو ماں پر پڑے بغیر بچے پر پڑ جائے۔ ویسا ہی نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں

ہم تو اپنے یارِ نہاں میں چھپ بیٹھے ہیں۔ اَے لوگو! اَب کس پر وار کرو گے۔ کوئی وار نہیں ہے جو اللہ پر پڑے بغیر مجھ تک پہنچے اور کوئی وار نہیں ہے جو اللہ پر پڑ سکے۔ اس لئے جس کو خُدا کی پناہ حاصل ہو اس کے لئے خوف کا کون سا مقام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے کلام کو سمجھیں تو حقیقت یہ ہے کہ ہر دُنیاوی خوف سے آپ آزاد ہو جائیں گے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے، ہر مشکل کا علاج اللہ تعالےٰ کی محبت ہے۔ اور ہر آگ کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ عشقِ الٰہی کی آگ ہے۔ اور عشقِ الٰہی کی یہ آگ رمضان میں خوب بھڑکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس مہینہ کا "رمضان" نام ہی اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی تپش پائی جاتی ہے۔ اللہ کی محبت جولانی دکھاتی ہے۔ ایک خاص گرمی کی لپٹیں اس سے آتی ہیں اس لئے یہ بہت ہی مبارک مہینہ ہے۔ ہمیں سنبھالنے اور پناہ دینے کے لئے عین وقت پر آیا ہے۔ اس لئے

بہت دُعائیں کریں

اور خاص طور پر اپنے ربّ سے اُس کی محبت مانگیں۔ اللہ کی رضا تلاش کریں۔ اس سے التجا کریں کہ اے خُدا! ہم تیری رضا پر راضی ہیں۔ جو بھی تیری رضا ہے ہمارے لئے ٹھیک ہے۔ لیکن ہم بہرحال تیری پناہ میں آتے ہیں۔ ہمیں لپیٹ لے۔ ہمیں چھپا لے۔ ہماری کمزوریوں سے پردہ پوشی فرما۔ ہماری غفلتوں کو دُور فرما دے۔ اور ہماری پناہ بن جا۔ ہمارے لئے قلعہ بن جا۔ جس کے چاروں طرف تُو ہی تُو ہو اور دُشمن ہم تک نہ پہنچ سکے۔ جب تک تجھ پر حملہ آور ہو کر نہ پہنچے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر یہ ہو جائے تو ہم نے گویا اپنی زندگی کا مقصد پا لیا جس کو خُدا مل جائے اس کو پھر اَور کیا چاہیئے۔ پھر تو وہ بے اختیار یہ کہے گا ؎

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ

مَیں تو اپنے ربّ کو پا چکا ہوں۔ اب اگر تم مجھے قتل کرتے ہو تو مجھے کیا پرواہ ہے کہ مَیں قتل ہونے کے بعد کس کروٹ گروں گا ؎

وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَا
یُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ

خدا کی قسم میرا یہ مرنا اور میرا قتل ہونا محض اللہ کی خاطر ہوگا اور اگر وہ چاہے تو میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے پر رحمتیں نازل فرما سکتا ہے۔

پس جس قوم کو ایسی خوش نصیبی عطا ہو جس کو ایسی ہمیشہ کی فلاح کی راہ مل جائے اس قوم کے لئے خوف و ہراس کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور رضا کی چادر میں ہمیں ڈھانپ لے۔ آمین۔

(منقول از الفضل ربوہ ۲۶ر جون ۱۹۸۳ء)

تارکِ نماز کے لئے انتباہ!

حضرت مُصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے :-

"میرے نزدیک جو شخص سال میں ایک نماز بھی چھوڑتا ہے اس کا وہ تارک ہے۔ بلکہ پندرہ سال میں بھی اگر ایک دفعہ نماز چھوڑی ہے تو وہ تارک ہے۔ کیونکہ نماز میں ایک ایسا لُطف اور سرُور ہے کہ اس کی وجہ سے وہ کبھی نماز نہیں چھوڑ سکتا جب سے کہ وہ ایک دفعہ توبہ کر لیتا ہے پھر اس کے بعد اگر ایک بھی نماز چھوڑتا ہے تو وہ تارک کہلائے گا۔ نماز جو ہے وہ پہلا قدم عبودیت کا ہے جو شخص کبھی کبھی نماز چھوڑتا ہے وہ یہودیوں اور ضالین میں شمار ہوگا۔ پس جن سے خطاب ہُوا ہے وہ سنبھل جائیں اور اپنے ایمان کی فکر کریں۔ جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے کوئی ضرور ایسا حادثہ اسے پیش آئے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا۔ اور اس طرح بے ایمان ہو کر مرے گا۔ کیا ساری عُمر تم قُربانیاں کر کے پھر مرتے وقت بے ایمان ہو کر دنیا سے جاؤ گے؟ پس نماز کو چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں۔ عام طور پر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی چھوڑ دیتے ہیں وہ رسم کے طور پر جنبہ داری کے طور پر دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔" (الفضل مورخہ ۲۸ر ستمبر ۱۹۲۳ء)

● مُرسلہ :- عبد المالک نمائندہ ماہنامہ "خالد" و "تشحیذ الاذہان" - لاہور

خلفاءِ عظام اور علماءِ سلسلہ کے
انتہائی صاف آواز میں ٹیپ شُدہ
معیاری کیسٹ
واجبی نرخ پر ہم سے طلب فرمائیں۔ ۲۱ کیسٹوں پر مشتمل مجالس سوال و جواب کا مکمل سیٹ بھی دستیاب ہے۔
ناصر ریڈیو۔ محلہ احمدیہ قادیان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔!!
الرّؤف جیولرز
۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر :- ۶۱۷۰۶۹)

اجتماعی زندگی کے دو اہم خُلق - سچ بولنا اور بدظنی سے اجتناب

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء پر حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا بصیرت افروز خطاب

"اپنی بہنوں کو مَیں دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں - اور یہ دونوں ہماری اجتماعی زندگی میں بہت بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی

آپؑ کے آنے کی غرض

ان الفاظ میں بیان فرمائی کہ یُحیِی الدّین ویقیم الشریعۃ یعنی آپؑ اسلام کو پھر سے زندہ کریں گے۔ قرآن مجید کی تعلیم پر پھر اپنے ماننے والوں کو چلائیں گے ۔ اور قرآن کی حکومت کو اُن کے دلوں پر قائم کریں گے ۔
حضرت اقدسؑ کے ماننے والوں نے صحابہ کرامؓ کا نمونہ دُنیا کو اپنے عمل سے دکھا دیا - اللہ تعالیٰ کے مقرب بنے ۔ خلفائے سلسلہ کے زمانہ میں جماعت نے ترقی کی ۔ جہاں کامل مومن قربانی دینے والے پیدا ہوئے ایسے وجود جن کو بطورِ نمونہ پیش کیا جا سکتا ہے ۔ وہاں کمزور عمل والے بھی ہیں ۔ اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ جہاں عملی کمزوری دیکھیں وہ پورے طور پر اپنے معاشرہ میں سے دُور کرنے کی کوشش کریں ۔ لجنہ اماء اللہ کی عہدیداروں کا یہ ایک اہم فرض ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جہاں ذرا سی بھی بُرائی دیکھو اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت رکھتے ہو تو ہاتھ سے روکو ۔ ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکو ۔ یعنی نصیحت کے ذریعہ ۔ ورنہ دل میں ہی اسے بُرا سمجھو ۔
جن دو باتوں کی طرف مَیں توجہ دلانا چاہتی ہوں ان میں سے ایک خلق جو تمام اعلیٰ اخلاق کی بُنیاد ہے

سچ بولنا ہے

قرآن کریم نے سچ بولنے اور سچوں کی صُحبت اختیار کرنے پر بہت زور دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ ۔
اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کی جماعت میں شامل ہو جاؤ ۔
اسی طرح فرماتا ہے :-
فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰہَ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ۔
(سُورۃ محمد آیت ۲۲)
اگر وہ اللہ کے حضور سچے بنتے یعنی جو اطاعت کا وعدہ کیا تھا وہ پُورا کر دیتے تو یہ اُن کے لئے بہتر ہوتا ۔
اسی طرح فرماتا ہے :-
قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۔
اینچ پیچ والی دھوکہ دینے والی بات ، ایسی بات جس سے منافقت کی بُو آئے نہ کہو ۔
مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ہماری جماعت کی عورتوں اور بچیوں میں

صداقت کا وہ بلند معیار

قائم نہیں رہا جو قرآن کا معیار ہے ۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیش کردہ معیار ہے ۔ ایک زمانہ تھا کہ باوجود اختلافِ عقائد کے اگر گواہی کا سوال ہوتا تھا تو سب سے سچی اور قابلِ اعتبار گواہی ایک احمدی کی سمجھی جاتی تھی صرف اس لئے کہ وہ احمدی ہے ۔ جھوٹ نہیں بولے گا ۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے سچ بولنے کی بہت تاکید فرمائی ہے ۔ اور جھوٹ کی بے حد مذمّت کی ہے ۔ آپؐ فرماتے ہیں سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے ۔ اور نیکی جنّت کی طرف ۔ اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ صدّیق لکھا جاتا ہے ۔ اور جھُوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنّم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھُوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے ۔

ایک اور حدیث ہے

حضرت حسنؓ بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو ۔ شک سے مبرّا یقین کو اختیار کرو ۔ کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث بنتی ہے ۔ اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے ۔
جھُوٹ کی مذمّت کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سُنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے ۔
ایک اور حدیث بہت ہی اہم ہے ۔ حضرت ابوبکرؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مَیں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں ۔ ہم نے عرض کیا حضور ضرور بتائیں ۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا ، والدین کی نافرمانی کرنا ۔ آپؐ تکیہ کا سہارا لئے ہوئے تھے ، جوش میں اُٹھ کر بیٹھ گئے ۔ اور بڑے زور سے فرمایا اَلَا وَقَوْلَ الزُّوْرِ ۔ دیکھو تیسرا بڑا گُناہ جھُوٹ ہے ۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دُہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضورؐ خاموش ہو جائیں ۔
اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں

عبادالرحمٰن کی صفات

بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے :-
وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ (سُورۃ الفرقان آیت ۷۳)
وہ لوگ جھُوٹی گواہیاں نہیں دیتے ۔
اِسی طرح تاکید فرماتا ہے :-
وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ
(سورہ حج آیت ۳۲)
جھُوٹ سے بچو ۔
احادیث میں ایک شخص کا واقعہ آتا ہے کہ اُس نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ
(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

عیدالفطر کے موقع پر حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا

رُوح پرور پیغام

یہ پیغام عید کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ قادیان کے نام موصول ہوا تھا جسے ہندوستان کی تمام ممبراتِ لجنہ کے استفادہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام و احمدیت کے لئے دُعائیں کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان !
السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ۔
عید مُبارک ہو ۔ رمضان کا بابرکت مہینہ بے شمار برکتیں لُٹاتا ایک مرتبہ پھر رخصت ہُوا ۔ اور فائدہ اُٹھانے والوں نے اس موقعہ سے بھرپُور فائدہ اُٹھایا ہے ۔ اپنے دن اور رات عبادتِ الٰہی اور دُعاؤں میں بسر کئے ۔ قرآن شریف کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کی اور اس مہینہ کا صحیح معنوں میں لُطف اُٹھایا ۔ یہی لوگ ہیں جو رمضان کے رخصت ہونے پر رنجیدہ ہوتے ہیں ۔ لیکن پھر انہی کے لئے عید کی حقیقی خوشیاں ہوتی ہیں ۔ وہ ان کے بجا طور پر حقدار ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ایسی تمام بہنوں کو عید کی حقیقی خوشیوں سے نوازے ۔ (آمین)
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رمضان سے پہلے اپنے ایک خُطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ یہ رمضان بہت بروقت آیا ہے ۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بہت دُعائیں کریں ۔ اور اللہ تعالےٰ سے اس کی نُصرت کی بھیک مانگیں کہ وہ ہمیں دشمن کے ہر وار سے محفوظ رکھے ۔ اتنی شدّت کے ساتھ دُعائیں کریں کہ آسمان ہل جائے اور فضل اور رحمت کے دروازے کھُلنے لگیں ۔ اور ہر دروازے سے یہ آواز آئے
اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ
سُنو ! سُنو ! کہ اللہ تعالےٰ کی مدد قریب ہے ۔ اپنی عید کی دُعاؤں میں خصوصیت کے ساتھ اس دُعا کو بھی شامل کریں ۔ اور یہ بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بھٹکے ہوئے بھائیوں کو رُوحانی بصیرت عطا کرے ۔ اور سیدھا راستہ دِکھائے تا وہ احمدیت یعنی سچّے اسلام کو قبول کرلیں ۔ تب ہماری عید کی خوشیاں دوچند ہو جائیں گی ـــــ !!
خُدا کرے کہ یہ عید آپ کے اور آپ کے بچّوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک ثابت ہو ۔

وَالسّلام
مہر آپا
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

ایک داعی الی اللہ کی طرف سے

عیسائی بھائیوں کے نام امن کا پیغام

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

قسط اوّل

نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی یہ تقریر مضافات قادیان میں تبلیغی اغراض کے تحت ٹیپ کی ہے۔ قارئین بدر کے افادہ کے لئے تقریر کا مکمل متن دو اقساط میں پیش کیا جا رہا ہے ——— (ادارہ)

پیارے عیسائی بھائیو! میری تقریر کا عنوان ہے "امن کا پیغام عیسائی بھائیوں کے نام" —— اس امن کے پیغام کو میں نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اوّل صرف خدائے واحد کی عبادت، اور اس کا لاشریک ہونا۔ دوم حضرت مسیح کا حقیقی مقام سوم سولی پر یہودی مرے یا حضرت مسیح چہارم حضرت مسیح کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

پیارے عیسائی بھائیو! آج سے چودہ سو سال قبل بانی اسلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کے اہل صلیب کے شہنشاہ ہرقل قیصر روم کو ایک خط لکھا تھا جو قیصر روم کے دربار میں بڑی دلچسپی سے پڑھا گیا اور اس کے نتیجہ میں ایک شور و غلغلہ اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی اور خود قیصر روم ہرقل کا وجود بھی لرز اٹھا تھا۔ اس خط میں تمام عیسائیت کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ان مقدس الفاظ میں دعوت اسلام دی تھی کہ یا اھل الکتٰب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا یعنی اے اہل کتاب! (عیسائی بھائیو!) آؤ اس کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بھی عبادت نہ کریں اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں۔

آج ہمارے عیسائی بھائی ایک کی بجائے تین خدا مان رہے ہیں لیکن وہ اناجیل جو ان کے ہاتھوں میں آج بھی موجود ہیں ان میں آج بھی خدا تعالیٰ کی توحید پرستی اور اس کے لاشریک ہونے کے زبردست ثبوت موجود ہیں چنانچہ لکھا ہے

"پس جس کو تم بغیر معلوم کئے پوجتے ہو میں تم کو اس کی خبر دیتا ہوں" (اعمال ۱۷/۲۳)

"تم جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو اور وہ عزت جو خدائے واحد سے ہوتی ہے کیونکر ایمان لا سکتے ہو" (یوحنا ۵/۴۴)

"اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں" (یوحنا ۱۷/۳)

اس آیت میں حضرت مسیح کو خدائے واحد سے الگ بطور رسول بیان کیا گیا ہے۔

"اوّل یہ کہ اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور تو خداوند سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ" (مرقس ۱۲/۳۰)

"اور سوائے ایک کے اور کوئی خدا نہیں اگرچہ آسمان و زمین میں بہت سے خدا کہلاتے ہیں چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے۔ یعنی باپ" (کرنتھیوں)

"اور سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے" (افسیوں ۴/۶)

"میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں" (یوحنا ۲۰/۱۷)

"اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر" (متی ۴/۱۰)

"جب تو دعا کرے تو اپنی کوٹھڑی میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دعا کر اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا" (متی ۶/۵)

"اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ" (مرقس ۱۳/۳۲)

انجیل کی ان تمام تحریرات میں بالوضاحت ثابت ہے کہ حضرت مسیح خود خدا کی توحید کا اقرار کرتے ہیں اور یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ سجدہ اور عبادت اور کامل محبت اور دعا کے قابل اور عالم الغیب ہونا صرف خدائے واحد کی شان ہے اور حضرت مسیح اس میں شریک نہیں ہیں۔ البتہ حضرت مسیح خدا تعالیٰ کے ایک رسول ہیں مگر ہمارے عیسائی بھائی ایک کے تین خدا قرار دے کر اناجیل کی تعلیمات سے سرگردانی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ رہی یہ بات کہ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے یہ بائیبل کا اسلوب بیان ہے بائیبل میں اسرائیل کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔ داؤد کو بڑا بیٹا۔ سلیمان قاضی منصف سب بنی اسرائیل تمام یتیم بچوں کو خدا کے بیٹے کہا گیا ہے یہاں تک کہ بدکار لوگوں کو خدا کے بیٹے کہا گیا ہے۔ (یسعیاہ ۱/۴) —— اس زمانہ میں حضرت مسیح سب سے زیادہ مقرب الٰہی تھے اس لئے ان کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔

پس ہمارا آج بھی عیسائی بھائیوں کے نام وہی پیغام امن ہے جو بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے شہنشاہ روم ہرقل کو دیا تھا کہ اے اہل کتاب! عیسائی بھائیو! اس کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں گے۔ واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے

مسیح کا حقیقی مقام

دوسرا حصہ تقریر کا یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح خدا تعالیٰ کے حقیقی بیٹا نہ تھے اور نہ قابل پرستش ہیں تو ان کا حقیقی مقام کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح اللہ تعالیٰ کے پاکباز نبی تھے اور نبی و رسول بھی وہ جو صرف بنی اسرائیل کے لئے تھے ساری اقوام کے لئے نہ تھے اور نہ ان کا ایسا دعویٰ تھا چنانچہ لکھا ہے:-

"اس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" (متی)

بالکل یہی مقام قرآن کریم میں حضرت مسیح کا بتایا گیا ہے فرمایا:-

رسولا الی بنی اسرائیل

یعنی حضرت مسیح صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔

موجودہ اناجیل میں جگہ بہ جگہ اس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح محض ایک نبی اور رسول تھے فرمایا:-

"جو تم کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔ جو نبی کے نام سے نبی کو قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائے گا" (متی ۱۰/۴۱)

اس آیت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح کا دعویٰ نبوت کا تھا الوہیت کا نہ تھا اور جب بھیجنے والا اللہ تعالیٰ ہے تو جو بھیجا گیا یعنی مسیح وہ رسول تھا کیونکہ بھیجا گیا کے معنے رسول اور مرسل کے ہوتے ہیں فرمایا:-

"جسے خدا نے بھیجا وہ خدا کی باتیں کہتا ہے" (یوحنا ۳/۳۴)

"میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں" (یوحنا ۵/۳۰)

"پس جو معجزہ اس نے دکھایا وہ لوگ اسے دیکھ کر کہنے لگے جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے" (۶/۱۴)

"پھر اس اندھے سے کہا کہ اس نے جو تیری آنکھیں کھولیں تو اس کے حق میں کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا وہ نبی ہے" (یوحنا ۹/۱۷)

"یسوع نے ان سے کہا کہ

ہی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔" (متی ۱۳/۵۸)

ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صرف ایک نبی رسول تھے۔ لہذا آج بھی ہم اپنے عیسائی بھائیوں کو یہ پیغام امن دیتے ہیں کہ آؤ اس بات پر ہم متفق ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں پیارے عیسائی بھائیو! یہ وہ باتیں ہیں جو نہ قرآن کریم کی تصدیق کے ساتھ اناجیل میں بھی بیان کی گئی ہیں۔ آپ لوگ خدا سے ڈریں اور ان باتوں سے انکار نہ کریں

عیش دُنیا سدا نہیں پیارو
اس جہاں کو بقا نہیں پیارو
یہ تو رہنے کی جا نہیں پیارو
کوئی اس میں رہا نہیں پیارو
تم نے حق کو بھلا دیا ہیہات
دل کو پتھر بنا دیا ہیہات

لعنت

تیسرا حصہ میری تقریر کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ان یہود نامسعود پر پڑی جنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر مارنے کی کوشش کی تھی یا اس کے مقابل پر حضرت مسیح صلیبی موت کے نتیجہ میں لعنتی ہوئے تھے اس مسئلہ میں بظاہر قرآن کریم اور اناجیل میں تضاد و اختلاف دکھائی دیتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ
دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

یعنی بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانوں سے لعنت کی گئی ہے۔"

اس کے مقابل پر بائیبل میں لکھا ہے کہ:-

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر (یعنی صلیب پر) لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔" (گلتیوں ۳/۱۳)

قرآن کریم اور اناجیل کے مابین اس پہلو سے کافی اختلاف دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم حضرت مسیح کے مقابل پر یہود کو ملعون قرار دے رہا ہے اور اناجیل یہود کے مقابل پر حضرت مسیح کو ملعون قرار دے رہی ہے۔ مگر غور کرنے سے یہ تضاد بڑی آسانی کے ساتھ دور ہو سکتا ہے۔ اوّل انجیل کا بیان مذکورہ حضرت مسیح کا نہیں ہے بلکہ پولوس کا ہے اس کے مقابل پر انجیل میں حضرت مسیح کا اپنا ایک ایسا بیان موجود ہے جو پولوس کے اس بیان سے صریحاً ٹکراتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں توراۃ کو منسوخ نہیں بلکہ پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ پس پولوس کا بیان مسیح کے اس بیان سے رد ہو جاتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ چاروں انجیلوں میں سے کسی میں بھی حضرت مسیح نے کسی جگہ بھی نہ خود کو لعنتی قرار دیا ہے اور نہ شریعت کو لعنت قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں لعنت کا لفظ ایک ایسا خطرناک لفظ ہے کہ کسی بھی نبی اور حضرت مسیح علیہ السلام جیسے پاکباز نبی اور رسول کے لئے استعمال کرنا ہی گناہ کبیرہ ہے کیونکہ لعنت کے معنے ہی یہ ہیں کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق منقطع ہو گیا وہ خدا کا دشمن اور خدا اس کا دشمن ہو گیا اس لئے ایسا لفظ حضرت مسیح کے لئے استعمال کرنا عیسائیوں کی بہت بڑی جسارت ہے

سے

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

بہرحال نہ مسیح صلیب پر مرے اور نہ لعنتی ہوئے اور یہودیوں کے تمام منصوبے ناکام ہو گئے اور دوسری جانب جب مسیح صلیب پر مرے نہیں تو وہ لعنتی نہیں ہوئے اور جب لعنتی نہ ہوئے تو عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ نہیں ہوئے اور جب کفارہ نہ ہوئے تو عیسائی مذہب دھڑام سے زمین پر آ گرا۔ کیونکہ یہ مذہب محض کفارہ کے عقیدہ کے سہارا پر کھڑا ہے۔ گویا لعنت کو درمیان رکھ دو تو عیسائی مذہب ثابت اور لعنت کو ہٹا دو تو عیسائی مذہب باطل ہے

کھائیں کدھر کی چوٹ بچائیں کدھر کی چوٹ

اس سلسلہ میں دور حاضر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی مؤثر تصانیف بالخصوص "مسیح ہندوستان میں" اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اور دوسرے شواہد و براہین کے علاوہ خود اناجیل کی تحریرات سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح ہرگز صلیب پر مرے نہیں تھے بلکہ بے ہوش ہو گئے تھے اور جب وہ صلیب پر مرے ہی نہیں تھے تو لعنتی بھی نہیں ہوئے حضرت مسیح نے تو صرف یونس نبی جیسا ایک نشان دکھانے کا وعدہ کیا تھا اور یہ نشان بھی سچا ثابت ہو سکتا تھا جبکہ یونس نبی کی طرح حضرت مسیح بھی قبر میں زندہ ہی داخل ہوتے اور زندہ ہی اس میں رہتے اور زندہ ہی باہر آتے کیونکہ یونس نبی بھی مچھلی کے پیٹ میں زندہ ہی داخل ہوئے زندہ ہی پیٹ کے اندر رہے اور زندہ ہی باہر آئے تھے اور کوئی عیسائی بھائی اس کا انکار نہیں کر سکتا اس وقت کے حاکم پیلاطوس کے رویہ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اس نے مسیح کو چھوڑنے کی پوری کوشش کی مگر یہودیوں کے چلانے اور دباؤ اور حکومت کے باغی قرار دیئے جانے کے ڈر سے پہلو بدل لیتا ہے لیکن غور کرنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ مسیح کو بچانے کے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا اس نے یہودیوں کے سامنے مسیح کو بے گناہ قرار دیا اور پانی منگوا کر ہاتھ دھوئے کہ میں اسے بے گناہ سمجھتا ہوں اس نے یہودیوں کے دباؤ میں آ کر صلیب دینے کا فیصلہ ضرور کیا مگر جمعہ کا دن مقرر کیا جس کی شام سے سبت کا دن شروع ہو جاتا ہے اس طرح صرف ۲/۳ گھنٹے مسیح صلیب پر رہا۔ پھر اس کے ساتھ جو دو چور پھانسی پر لٹکائے گئے تھے وہ جب مسیح کے ساتھ صلیب سے اتارے گئے تو زندہ تھے یہودیوں کو اس وقت یہ پریشانی ہوئی کہ ایک سخت آندھی اور طوفان آیا جس سے یہودی گھبرا گئے اور پیلاطوس سے کہا اب ان تینوں کو صلیب سے اتار کر ان کی ہڈیاں توڑی جائیں تاکہ سبت کی بے حرمتی نہ ہو جائے اس دن کسی کا صلیب پر لٹکے رہنا یہود کی شریعت کی رُو سے منع تھا۔ مگر سپاہیوں نے دونوں چوروں کو دیکھا کہ وہ زندہ ہیں اس لئے ان کی ہڈیاں توڑ دی گئیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح بھی صلیب سے اتارے جانے کے وقت زندہ تھے اور صرف بے ہوش ہو گئے تھے۔ مگر سپاہی نے بھالے سے مسیح کی پسلی کو چھیدا اور کہا کہ یہ مر چکا ہے اور فی الفور اس کی پسلی سے خون بہہ پڑا۔ یہ مزید ثبوت اس بات کا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہیں تھے۔ پھر یوسف ارمتیہ جو اس علاقہ کا رئیس تھا اور خفیہ طور پر مسیح کا شاگرد تھا۔ پیلاطوس نے نہایت رازداری کے ساتھ مسیح کی لاش اس کے سپرد کر دی اور یہود کے سپرد نہ کی اور یہ کہ حضرت مسیح کی جان پر خطرات کے دو واقعات پیش آئے ایک بچپن میں اور دوسرا واقعہ صلیب پر اور ان دو واقعات کی دو خوابوں کا بھی اناجیل میں ذکر ہے۔ پہلا خواب یوسف نجار کو دکھائی دیا تھا کہ اس بچے اور ماں کو لے کر مصر کی طرف چلا جا تا کہ ہیرودیس اس بچہ کو قتل نہ کروا سکے اور دوسرا خواب پیلاطوس کی بیوی کو دکھائی دیا تا کہ مسیح کو صلیبی موت سے بچایا جائے جس کا اوپر ذکر آ چکا ہے یہ دونوں خواب بھی بتا رہے ہیں کہ حضرت مسیح کو جب پہلے موقعہ پر بھی بچایا گیا تو ضرور ہے کہ دوسرے موقعہ پر بھی بچایا جاتا اور تاریخ انسانی میں اس کے خلاف کوئی ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بچانے کے لئے کسی کو خواب کے ذریعہ سے آگاہ کیا ہو اور پھر بھی وہ مر جائے۔ پھر واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح حواریوں سے ملتے رہے اور گلیل کی طرف گئے اور اپنے زخموں کے ہاتھ پاؤں میں نشان دکھلائے اور ان سے لے کر مچھلی اور شہد کا حصہ کھایا یہ سب صلیب سے زندہ بچ نکلنے کے آثار تھے۔ علاوہ ازیں یہ کہ ساری رات رو رو کر دعائیں کیں کہ یہ پیالہ موت کا ٹل جائے اور پھر جب صلیب پر چڑھا دیئے گئے تو بڑی گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں رو رو کر دعا کی کہ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا حالانکہ اناجیل میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح کی دعائیں سنی اور قبول کی جاتی تھیں اگر یہ سب دعائیں نہ سنی گئیں اور اس کے برعکس واقعی صلیب پر بقول عیسائی صاحبان حضرت مسیح مر گئے تو پھر کسی دعا کے قبول ہونے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا کیونکہ سب سے زیادہ خطرناک اور اہم وقت کی یہ دعائیں تھیں لیکن انجیل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعائیں مسیح کی قبول ہو گئیں چنانچہ لکھا ہے:-

"اس نے اپنے جسم کے دنوں میں بہت رو رو کر اور آنسو بہا بہا کے اس سے جو اسے موت سے بچا سکتا تھا دعائیں اور منتیں کیں اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی۔"

(باقی آئندہ)

مشرکین خون کے آنسو

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیّر مبلغ سلسلہ مقیم ناصر آباد (کشمیر)

قبولِ حق کی راہ میں آبائی عقائد اور موروثی تصورات ابتدائے آفرینش سے سنگِ گراں ثابت ہوتے رہے ہیں اچھے اچھے اہلِ علم اس غلطی کے شکار ہو جاتے ہیں کہ جو بات صدیوں سے چلی آئی ہے وہ درست اور جائز ہے۔ گویا انہوں نے حق و صداقت کو باپ دادوں کی محبت کے پیمانوں سے ناپنا چاہا ہے۔ انسانی فطرت کی اس لغزش نے سچائی کے راستہ میں کئی رکاوٹیں اور رخنے ڈالے ہیں۔ داعیانِ حق و صداقت کو ہمیشہ ہی ایسی ذہنیت کے افراد سے سابقہ پڑا ہے اور پڑ رہا ہے۔

ابو الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے توحید کا نعرہ بلند کیا تو چاند ستاروں اور بتوں کی پرستش کرنے والی قوم اس بات پر بگڑ گئی کہ آذر کا بیٹا ہمارے اسلاف سے زیادہ عقلمند اور حق شناس نہیں ہو سکتا۔ قوم کے اتنے بڑے بڑے مربیوں اور شیخیوں سے جاہل لوگ کیا بالکل ناسمجھ تھے۔ کیا ہم اس راستہ کو چھوڑ سکتے ہیں جس پر ہمارے اسلاف صدیوں سے عمل کرتے آئے ہیں۔ پوری قوم نے آپ کا مذاق اڑایا اور اس صداقت پر مبنی پیغام کو جھٹلایا۔ حتّٰی کہ آپؑ کے گھر کے افراد بھی اس مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش تھے۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ کے ساتھ بھی ایسے ہی مخالفت پیش آئی۔ آپؑ کی بہت زیادہ مخالفت کی گئی۔ کیوں کہ ان لوگوں کو فرعون پرستی کا مرض لاحق تھا جو نہ صرف تاج و تخت کا مالک تھا ساتھ ہی خدائی کا دعویدار بھی بن بیٹھا تھا بادشاہوں کے دربار میں سجدے کئے جاتے ظلم و ستم کی ماری ہوئی قوم بادشاہ کو خدا کا سایہ نہیں بلکہ خدا سمجھتی۔ اسی آواز پر سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی وہ پیاری بستی چھوڑنا پڑی جس میں آپؐ نے جنم لیا اور جوانی و بچپن کا زمانہ گزارا چنانچہ مکہ سے کچھ دور جا کر آپ نے حسرت بھرے الفاظ میں فرمایا۔

"اے مکہ کی بستی تو مجھے بہت پیاری ہے۔ مگر کیا کروں تیرے رہنے والے مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔"

فخرِ موجودات، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرامؓ نے اَحَدْ اَحَدْ کی آواز پر جس بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ بے شمار مظالم برداشت کئے ان کے تصور سے آج بھی انسانیت کانپ جاتی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ پڑھنے سے ظالم سے ظالم شخص کا دل بھی موم ہو جاتا ہے۔ آپؓ کے گلے میں رسی ڈال کر بدبخت لونڈے مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے اور کفار تالیاں بجا بجا کر ہنستے کہ بلالؓ اسی کا مستحق ہے۔ حضرت بلالؓ امیہ بن خلف کے غلام تھے وہ ظالم آپ کو تپتی ہوئی ریت میں لٹاتا پھر آپ کی چھاتی اور پیٹ پر گرم پتھر رکھتا۔ حتّٰی کہ حضرت بلالؓ کے بدن کی کھال جھلس جاتی۔ مگر توحید کا یہ فدائی اس عالم میں بھی احد احد کا نعرہ لگاتا اور زندگی اور موت کی کشمکش کے درمیان خدا کی توحید کا اقرار کرتا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آج تک جتنے بھی نبی رسول اوتار رشی منی بھیجے سب نے ایک ہی آواز بلند کی ہے خصوصاً مذہب اسلام جو کہ تمام مذاہب کا خلاصہ اور ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اس میں خدائے واحد کے سوا کسی بھی دوسری ہستی کی پرستش کیلئے قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ رسول اللہؐ نے ہمیشہ اپنے آپ کو خدا کا بندہ اور رسول کہا ہے تاکہ آپ کے جاں نثار امتی جوشِ عقیدت میں دوسری گمراہ اقوام کی طرح آپ کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ سمجھیں اور جس توحید کا پرچم آپ نے بلند کیا تھا وہ سرنگوں نہ ہو جائے ... جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا

یعنی تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا کسی کو بھی شریک مت بناؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خالق ہے عبادت کی مستحق صرف اور صرف وہی ذات ہے۔

اسلام میں طلبِ برکت، استعانت، فریاد رسی اور استمداد خدا کی ذات سے مخصوص ہیں مصیبتوں کا دور کرنا مراد کا پانا، صحت، عافیت عطا کرنا وغیرہ تمام صفات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے متصف ہیں مگر افسوس صد افسوس مسلمانوں نے بھی دیگر گمراہ اقوام کی طرح اپنے پیارے آقا کی قربانیوں کی قدر نہ کی اور فخرِ موجودات کی اس آخری نصیحت پر بھی عمل نہ کیا جو آپؐ نے شدید بخار میں کی تھی۔ آئیے ذرا اس نصیحت پر ایک نظر ڈالیں۔ حضور بستر علالت پر شدتِ بخار کے باعث لیٹے ہوئے تھے آپ کا چہرہ مبارک اترا اترا سا تھا۔ مگر ایسی حالت میں بھی آپ کو ایک ہی فکر دامنگیر تھا کہیں میرے بعد توحید پرستی کے بالمقابل شرک اور اصنام پرستی کا رواج نہ ہو جائے چنانچہ آپؐ نے فرمایا۔

"تم سے پہلے ایک قوم گزری ہے جس کے ماننے والوں نے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا۔ تم ایسا کام ہرگز نہ کرنا خدا ان یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنایا ہے ـــ اس کے بعد فرمایا ـــ سنو میرے اللہ میرے مرنے کے بعد میری قبر کو بت نہ بننے دیجیو۔ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جنہوں نے قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیا دیکھو میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں میں تبلیغ کر چکا اے اللہ تو اس کا گواہ رہ اے اللہ تو اس کا گواہ رہ۔"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو موجودہ دور کے مسلمان کیوں اپنے سامنے نہیں رکھتے۔ اسلام میں پیر پرستی قبر پرستی جیسے دستور کہاں سے آ گئے؟ کیا مدینہ منورہ میں موجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ایک معبد خانہ بنا ہوا ہے؟ ذرا ان حاجیوں سے دریافت کریں جو اس مقدس روضہ کی زیارت کر کے واپس آئے ہیں۔ آپ جس سے بھی سوال کریں گے وہ یہی جواب دے گا نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہاں حکومت وقت نے پولیس کا کڑا انتظام کر رکھا ہے جن کو شرطے کہتے ہیں وہ تو روضہ مبارک کے باہر کی جالی کو ہاتھ بھی لگانے نہیں دیتے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس مقدس و مطہر وجود کے روضہ کی بھی پرستش نہیں کی جاتی تو پھر ان بزرگوں کی قبور کی کیوں پرستش کی جاتی ہے جنہوں نے سب کچھ حاصل کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل کیا ہے حقیقت صرف یہ ہے کہ ان تمام مشرکانہ بدعات اور خرافات کے موجد خشک ملّاں ہیں جو اپنے آپ کو اسلام کا ٹھیکیدار کہتے ہیں۔

اسلام میں زیارتِ قبور سے صرف یہ مراد ہے کہ قبر پر جانے والے اہلِ قبور کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور ساتھ ہی یہ درسِ عبرت حاصل کریں کہ آج جو سینکڑوں من مٹی کے نیچے سو رہے ہیں وہ بھی ہماری طرح زمین پر چلتے پھرتے اور کھاتے پیتے تھے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا تو ان کو ایک سانس لینے کی بھی مہلت نہ مل سکی ہمارے ساتھ بھی ایک دن یہی معاملہ ہونے والا ہے۔ دنیا کی زندگی اور مال و دولت کو ٹھہراؤ نہیں۔ یہ چلتی پھرتی دھوپ چھاؤں ہے۔ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے جہاں ہمیشہ ہمیش رہنا ہے پس وہاں کے لئے آدمی کو کچھ تیاری کرنی چاہیئے حکمِ الٰہی کے آگے ہر کوئی مجبور ہے نبی اور پیغمبر بھی اس کے آگے دم نہیں مار سکتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"سب گناہ دراصل شرک ہی کی شاخیں ہیں۔ گناہ کا مرتکب انسان اس لئے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات پر کامل ایمان اور توکل نہیں رکھتا توحید کا مسئلہ نیکیوں کے لئے بطور ایک بیج کے ہے تمام مذاہب اور تمام اخلاق اسی مرکز کے گرد چکر لگاتے ہیں اگر توحید کا عقیدہ نہ اختیار کیا جائے تو قانونِ قدرت اور قانونِ شریعت دونوں کی بنیاد ہل جاتی ہے قانونِ شریعت کا تعلق تو واضح ہی ہے مگر قانونِ قدرت کی تمام ترقیات اور سائنس کی تمام تر بنیاد بھی توحید پر ہے کیونکہ اگر مختلف خدا مانے جائیں تو ان کے مختلف قانون ہونے چاہئیں پھر کم از کم اس میں مختلف تبدیلیاں ہونی چاہئیں اور اگر ایسا ہو یعنی اٹل قانون اور ایک قائم سلسلہ قانونِ قدرت کا دنیا میں جاری نہ ہو تو تمام علمی ترقیات یکدم بند

ہو جائیں گی۔ کیونکہ سائنس کی ترقی اور ایجادات کی وسعت کی بنیاد اسی پر ہے کہ دنیا میں ایک منظم اور نہ بدلنے والا قانون جاری ہے اگر انسان کو یہ خیال ہو کہ تمام میں کوئی نظام نہیں ہے یا یہ کہ نظام بدلتا رہتا ہے تو وہ کبھی بھی قانونِ قدرت کی باریکیوں کے دریافت کرنے کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۳۶۱)

خطاب صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ (بقیہ صفحہ ۵)

حضور مجھے کوئی ایک چیز بتا دیں جو میں چھوڑ دوں۔ آپ نے فرمایا صرف جھوٹ چھوڑ دو۔ اب وہ جس وقت کوئی برا کام کرنے لگتا اُسے خیال آتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ لگ گیا اور آپ نے مجھ سے پوچھا تو جھوٹ میں نے بولنا نہیں۔ اس لئے یہ کام میں نہیں کرتا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ ساری برائیاں اُس سے دور ہو گئیں غرض سچ میں بڑی طاقت ہے جیسا کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

دوسری بات

جس کی طرف ہماری خواتین کو خصوصی توجہ دینی چاہیئے وہ ہے افواہیں پھیلانے اور ایک دوسرے تک پہنچانے کی عادت کو ترک کرنا۔ یہ عادت احمدی خواتین میں نہیں ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔

(سورہ نساء ۔ ۸۴)

(ترجمہ) اور جب کبھی اُن کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی بات پہنچتی ہے تو وہ اُسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اُسے رسول کی طرف اور اپنے حکام کی طرف لے جاتے تو اُن میں سے جو لوگ اس یعنی متنازعہ بات کی اصلیت کو معلوم کر لیا کرتے ہیں اس کی حقیقت کو پا لیتے اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند ایک کے باقی لوگ شیطان کے پیچھے چل پڑتے۔

ہر ایک کو سمجھنا چاہیئے کہ برائی کا مقابلہ نہیں ہو سکتا جب تک دشمن اور نیک بات پہچان نہ لیں۔ چاہیئے تا وہ اس کا علاج سوچیں اور اس برائی کو دور کرنے کی کوشش کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منع فرمایا ہے کہ سنی ہوئی بات جب تک تحقیق نہ کر لو مت پہنچاؤ فرماتے ہیں لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی کی طرح نہیں ہوتی۔ اگر دیکھ بھی لی ہے تو بیان نہ کرتے پھرو پردہ پوشی کرو۔

افواہیں پھیلانے کا سب سے بڑا سبب

بدظنی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

(سورہ حجرات آیت ۱۳)

(ترجمہ) اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو تجسس نہ کرو اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو۔ بے رُخی نہ برتو جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اسے رسوا نہیں کرتا اور اسے حقیر نہیں جانتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی

بدظنّی سے منع فرمایا ہے

آپ فرماتے ہیں :۔

اگر دل میں تمہارے شر نہیں ہے تو پھر کیوں ظنّ بد میں ڈر نہیں ہے کوئی جو ظنّ بد رکھتا ہے عادت بدی سے خود وہ رکھتا ہے ارادت

اسی طرح آپ فرماتے ہیں :۔

جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جا پڑتے ہیں بے احتیاط ان کی زبان وار کرتی ہے اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے اس لئے اپنی زبان کی حفاظت کی بہت ضرورت ہے حضور فرماتے ہیں ؎

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا

وہ اک زبان ہے عضوِ نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سید الوریٰ

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ نجات کیسے حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا اپنی زبان روک کر رکھو۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عیوب کی پردہ پوشی

کرنے کی بڑی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور آپ کے ارشادات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

(بشکریہ ماہنامہ مصباح ربوہ مارچ ۱۹۸۱ء)

خطبہ عید الفطر (بقیہ صفحہ اوّل)

۱۹۷۴ء میں اپنی نادانی سے اُن پر ظلم کیا ہو اُن کے پاس جا کر یہ کہیں ہم تم سے ہرگز کسی شکریہ کا تقاضا نہیں کرتے کیونکہ ہم صرف حقیقی اسلامی عید منانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ تحریک بیرونی ممالک کے لئے بھی ہے۔ جہاں پر غربت نہیں ہے وہاں کے احمدی بھائیوں سے مل کر اس سُنّت کو پورا کریں۔

قریباً ساڑھے نو بجے حضور نے دُعا کروائی اور عید مبارک اور السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

(منقول از الفضل ربوہ ۱۷ جولائی ۱۹۸۳ء)

پروگرام دورہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقف جدید برائے صوبہ کشمیر

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۸/۹/۸۳ تا ۳/۱۰/۸۳ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید صوبائی جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ موصوف کے ہمراہ مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید بھی ہوں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین سلسلہ سے تعاون کی درخواست ہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواستہائے دُعا

مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور (یوپی) اپنے بیٹے عزیز محمد زاہد قریشی سلمہٗ کو میڈیکل کالج میں داخلہ ملنے اور نیز دیگر دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ مکرم رفیق احمد صاحب بٹ ہاری پاری گام (کشمیر) اپنے بھائی نثار احمد بٹ کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی اور دیگر دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا

فرمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تبلیغ رسالت جلد دہم

شاہراہِ غلبہ اسلامیہ پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

آسٹریلیا مرکز کے لئے غیر معمولی قربانی

محترم وکیل المال تحریکِ جدید ربوہ کی طرف سے شائع شدہ رپورٹ کے مطابق آسٹریلیا مرکز کے لئے جو زمین خریدی جاچکی ہے اس پر انشاءاللہ جلد تعمیر شروع ہو گی احباب کو تحریک کی گئی تھی کہ تھوڑے وعدوں والے سالم رقم فوری ادا کر دیں اور بڑے وعدوں والے ایک بڑا حصّہ فوری ادا کر دیں۔ باقی کے لئے شیڈول بنائیں کہ کس طرح ادا کریں گے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں ہمارے ایک مرحوم واقفِ زندگی بھائی مکرم ملک بشارت احمد صاحب مرحوم کے صاحبزادے مکرم ملک مبارک احمد صاحب جنہوں نے مبلغ اڑھائی ہزار ڈالر کا وعدہ حال ہی میں کیا تھا، اپنے وعدہ کی سالم رقم ادا کرتے ہوئے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ وعدہ تمام ادا کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔ جیسے جیسے خدا نے توفیق دی اس کارِ خیر میں مزید حصّہ لینے کی کوشش کروں گا۔ انشاءاللہ۔

اس مخلص نوجوان نے قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے جو دوسروں کے لئے نمونہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے جان مال اور اخلاص میں بے حد برکت ڈالے اور ہر آن معین و مددگار رہے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آسٹریلیا مرکز کے قیام کی تحریک میں غیر معمولی برکت ڈالی ہے اور مخلصین ایک دوسرے سے بڑھ کر والہانہ لبیک کہتے ہوئے جلد سے جلد اس فریضہ سے سبکدوش ہونے کی فکر میں ہیں۔ چنانچہ ۳۰ر جون تک کی رپورٹوں کے مطابق وعدوں کی میزان ۲۸۰۳۰ و ۳۰ ڈالرز (۹۰۰ و ۸۵ و ۱۰ روپے) ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔

اسلام پر اہلِ مغرب کے حملوں کا جواب

مکرم نسیم الدین شمس صاحب انچارج مشنری و امیر کینیڈا اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت کی جانب سے سات مارچ کو ٹورانٹو کے چینل ۴۷ پر نصف گھنٹہ کا پروگرام پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں مکرم امیر صاحب اور مصری عالم مصطفیٰ ثابت صاحب اور سید حسنات احمد صاحب نے حصّہ لیا۔

محترم منیر الدین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، قرآن مجید کے عالمگیر اور محفوظ کتاب ہونے کی تشریح فرمائی۔ مصطفیٰ ثابت صاحب نے اس اعتراض کا رد فرمایا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور اس تاثر کی آپ نے تردید فرمائی کہ اسلام میں عورت کو قید کر کے رکھا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں بائیبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پیشگوئیوں کا بھی ذکر آیا جب کسی اقتباس کا ذکر آتا تو اس کی عبارت سکرین پر دکھائی جاتی۔ حضرت مسیح موعود یا احادیث کے ذکر پر آپؑ کی ... اور خلفاء کی تصاویر سکرین پر دکھائی گئیں۔

۴۷ کے اس پروگرام کو دس لاکھ افراد دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان ممالک میں جدید ترین ذرائع ابلاغ عامہ کے ذریعہ اسلام اور اس کی تعلیم کا ذکر احباب تک پہنچایا ہے۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔

تین جاپانی احمدیوں کا تبلیغی سفر

روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۹ر جون ۱۹۸۳ء کی شائع شدہ رپورٹ کے مطابق جاپان سے تین ممبران پر مشتمل ایک وفد نے ۱ر مئی سے ۷ر مئی تک دورہ کیا۔ جو رپورٹ وفد نے بھجوائی اس کا ایک ایک فقرہ اس آیت کی عملی تفسیر ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ کہ جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی خود راہنمائی فرماتا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے:۔

"اس سفر کے انتظامات کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بے شمار نظارے ہم نے دیکھے۔ پیسے نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انتظام فرما دیا۔ ویزے نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی انتظام فرما دیا۔ کوریا پہنچنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہمارا ہاتھ ہے۔ اس نے اپنے فضل سے سب انتظامات فرمائے ہمیں ذرا سی بھی دقّت نہیں ہوئی۔ ایسا ملک جہاں ہمیں کوئی نہ جانتا تھا۔ جہاں کی زبان ہم نہ جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے انتظامات فرمائے کہ از خود ہمارے لئے ترجمان اور راہبر مہیا کر دیئے۔ ہم کچھ اور سوچتے تھے وہ ہمیں کہیں اور لے جاتے تھے۔ اور وہیں پر ہمارے مطلب کے آدمی مل جاتے تھے۔ ان فضلوں کا شمار ممکن ہی نہیں۔ ساری عمر سجدہ میں ہی پڑے رہیں تب بھی اس کے فضل کا شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔

ایک دوست مسٹر پارک شروع سے آخر تک ہمارے ساتھ رہے۔ اپنا کاروبار چھوڑ کر ہمیں کار میں لئے پھرتے رہے۔ یونیورسٹی کے پروفیسر آف کیمسٹری مسٹر JUNG جو پی۔ ایچ ڈی ہیں۔ انہوں نے نہایت مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ ایک طالب علم مسٹر CHO نے بہت وقت دیا۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ حکومت کی طرف سے مذہبی آزادی ہے۔ عوام میں تعصّب نہیں ہے۔ سلسلہ کے متعلق جسے لٹریچر دیا اس نے بخوشی قبول کیا۔"

احباب دعا فرمائیں کہ کوریا میں جس عظیم جہاد کا آغاز ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کے شیریں ثمر ظاہر فرمائے اور یہ ملک بھی اسلام کی روشن تعلیم سے جگمگا اٹھے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

بانڈونگ (انڈونیشیا) میں جلسہ اسراء و معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بانڈونگ کے مرکزی مبلغ سیوطی عزیز احمد صاحب انڈونیشین اطلاع دیتے ہیں کہ دس مئی کو مسجد مبارک بانڈونگ میں جلسہ اسراء و معراج النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر انڈسس جوینی صاحب صدر جماعت احمدیہ نے حقیقت اسراء و معراج پر کی۔ دوسری تقریر سیوطی عزیز احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ بانڈونگ نے کی آپ نے سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ کی تشریح میں اسلام کے ابتدائی حالات سے فتح مکہ تک کے واقعات کی تفصیل بیان کی اور پھر آخری زمانہ میں اسلام کے غلبہ بر ادیان اخریٰ کی پیشگوئی کا ذکر کیا۔

جلسہ کے دوران مکرم مولانا عبد المالک صاحب مرکزی مبلغ جو ربوہ سے انڈونیشیا پہنچے تھے تشریف لائے۔ آپ نے احباب جماعت تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا۔ اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس جلسہ میں غیر از جماعت احباب بھی کثرت سے تشریف لائے۔ جن میں ڈاکٹر صاحبان۔ یونیورسٹی کے اساتذہ و طلباء کا سرکاری نمائندہ جس کو لارڈ کہتے ہیں انہوں نے بھی شرکت فرمائی۔

وومین کالج طغل والا میں جماعتی نمائندگان کی تقاریر

مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ رقم طراز ہیں کہ قادیان سے ۵ کلو میٹر دور واقع وومین کالج طغل والا کے پرنسپل صاحب نے کالج کی سالانہ تقریبات میں متعدد غیر مسلم دوستوں کے ساتھ ساتھ احمدی احباب کو بھی مدعو کیا۔ چنانچہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور خاکسار نے ان تقریبات میں شمولیت اختیار کی۔

اکھنڈ پاٹھ کے بعد مختلف دوستوں کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ اس موقعہ پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے بھی تقاریر کیں۔ بعدہٗ کالج کے منتظمین کی طرف سے دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد چیدہ چیدہ احباب کو جماعت کا ابتدائی تعارفی لٹریچر دیا گیا۔ واضح رہے کہ اس کالج میں جماعت کا پہلے بھی کافی لٹریچر رکھوایا جا چکا ہے جس سے طالبات استفادہ کرتی رہتی ہیں۔

آندھرا کے بعض مقامات کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد رقم طراز ہیں کہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد۔ اور خاکسار نے بذریعہ کار آندھرا پردیش کے بعض مقامات کا تین روزہ تبلیغی و تربیتی دورہ کیا ہر جگہ پر غیر از جماعت افراد کو جمع کر کے ان سے تبادلہ خیالات کیا جاتا رہا۔ اور ان تک احسن رنگ میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ لٹریچر کی تقسیم کا بھی بہترین انتظام تھا۔ ایک مقام پر محترم سیٹھ صاحب موصوف نے احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے ۵ ہزار روپے کا عطیہ دیا۔ فجزاہُ اللہ خیراً۔

احباب سے اس دورہ کے بہترین نتائج برآمد ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

بابت مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء

درج ذیل جماعتوں کے عہدیداران مجلس عاملہ کی مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو احسن رنگ میں اپنے فرائض کی بجا آوری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

خانپور ملکی (بہار)

صدر جماعت و سیکرٹری رشتہ ناطہ — مکرم پروفیسر سید نجید عالم صاحب ایم اے
نائب صدر — مکرم مولوی اصغر حسین صاحب
سیکرٹری مال — " محمد انور حسین صاحب ایم اے
" تبلیغ — " سید ہارون رشید صاحب بی اے
" تعلیم و تربیت — " ڈاکٹر انوار احمد صاحب
" امور عامہ — " سید مبارک عالم صاحب بی اے

میرٹھ (یوپی)

صدر جماعت — مکرم منشی قمر الدین صاحب
نائب صدر و سیکرٹری مال — " نور الدین صاحب صدیقی
" تبلیغ — " ریاض احمد صاحب

جمشید پور (بہار)

صدر جماعت — مکرم ناصر احمد صاحب بی اے
سیکرٹری مال — " سید فرید الدین صاحب
نائب صدر — " مقبول احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ — " سید جاوید انور صاحب
" تبلیغ و تربیت — " محمد سلیمان صاحب

اودے پور کٹیا (بہار)

صدر جماعت — مکرم عبد القدیر خانصاحب
سیکرٹری مال — " محمد احمد خانصاحب
امام الصلوٰۃ — " مسرور احمد خانصاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت — " اچھن خانصاحب
" امور عامہ — " حبیب احمد خانصاحب

ہرکرہ (کرناٹک)

صدر جماعت — مکرم پی کے عمر صاحب
نائب صدر و سیکرٹری امور عامہ — " پی شیخ علی صاحب
" مال — " ایم ای محمد علی صاحب
" تبلیغ و تربیت — " ایم ای محی الدین صاحب
" تعلیم — " ایم ایم حنیف صاحب
" ضیافت — " پی کے عبد الجلیل صاحب

آسنور (کشمیر)

صدر جماعت — مکرم ماسٹر نعمت اللہ دلون صاحب
نائب صدر — " بشارت احمد صاحب ڈار
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال — مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب وانی
سیکرٹری امور عامہ — مکرم بشارت احمد صاحب ڈار
" تعلیم و تربیت — " ماسٹر عبد الوہاب صاحب میر
" تبلیغ — " عبد المنان صاحب نائک
" ضیافت — " عبد الخالق صاحب نائک
" جائیداد — " عبد الخالق صاحب رشی
آڈیٹر — " مستود احمد صاحب ایڈوکیٹ
امین — " محمد امین صاحب نائک
قاضی — " عبد العزیز صاحب پنڈت

چٹرپلہ (آندھرا)

صدر جماعت — مکرم محمد صادق صاحب
نائب صدر برائے محبوب نگر — " محمد قاسم شریف صاحب
سیکرٹری مال — " محمد ابراہیم خانصاحب
" تعلیم و تربیت و امور عامہ — " میر احمد اشرف صاحب
" تبلیغ — " میر احمد عارف صاحب
" تحریک جدید و وقف جدید — " عبد القادر صاحب ہریکر

سونگھڑا (اڑیسہ)

اس سے قبل جو فہرست جماعت احمدیہ سونگھڑا کے عہدیداران کی شائع ہوئی تھی اس میں بعض نام رہ گئے تھے اور بعض نام غلط شائع ہوئے تھے۔ اب صحیح فہرست مرتب کر کے شائع کی جارہی ہے۔

صدر جماعت — مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب
نائب صدر — " سید انصار اللہ مسلم صاحب
سیکرٹری مال — " میر عبد الرحیم صاحب
" امور عامہ — " عبد الحلیم خانصاحب
" ضیافت — " فضل الدین احمد خانصاحب
" تعلیم — " سید احمد رضی اللہ صاحب
امین — " میر نصرت علی صاحب
آڈیٹر — " نصیر الدین احمد خانصاحب
قاضی — " سید علام الدین صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید — مکرم سید شاہد الرسول صاحب
" تبلیغ و تربیت — " سید شاہد احمد صاحب
" موصیان — " سید مبشر الدین صاحب
" رشتہ ناطہ — " سید شہاب الدین صاحب
امام الصلوٰۃ — " سید فضل عمر صاحب مبلغ

کلپینی (کیرالہ)

صدر جماعت — مکرم سی پی سید محمد کویا صاحب
جنرل سیکرٹری — " کے کے قاسم کویا صاحب
سیکرٹری مال — " سی محمد کویا صاحب
" تبلیغ — " ایم کے محمد کویا صاحب

کوپواڑہ (کشمیر)

صدر جماعت — مکرم ناصر احمد صاحب آخون
نائب صدر و سیکرٹری تبلیغ — " عبد الاحد صاحب بٹ
" مال — " سید عبد المجید صاحب
" امور عامہ — " عبد الرزاق صاحب بٹ
" تعلیم و تربیت — " شفیق احمد صاحب نائک
" جائیداد — " حبیب اللہ صاحب بٹ
" ضیافت — " غلام نبی صاحب ٹھوکر
آڈیٹر — " محمد امین نیائک صاحب

شکریہ احباب

از محترمہ بشریٰ عزیز دین صاحبہ وانڈسورتھ لندن

میرے بزرگو! عزیز بھائیو! اور پیاری بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے خاوند عبد العزیز دین مرحوم کی وفات پر جس طرح آپ نے میرے گھر پہنچ کر یا خطوط کے ذریعہ میرا غم غلط کرنے کی کوشش کی بلکہ اب تک کر رہے ہیں میں اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں رکھتی۔ اور اپنے دل کے جذبات کو قلم کے حوالہ کرنے سے قاصر ہوں۔ مگر یقین جانیں میرا دل ہر ایک کے لئے جذباتِ تشکر سے لبریز ہے۔

میں اب تک خاموش رہنے اور کچھ نہ لکھ سکنے کی معذرت خواہ ہوں۔ نہ میں خطوط کا جواب دے سکی اور نہ ہی اخبار کے ذریعہ شکریہ ادا کر سکی۔ مگر آپ کی محبت۔ آپ کا خلوص اور آپ کی ہمدردی ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے تصویر بن کر پھرتی رہی۔ آپنے میرے دکھ اور درد کو بانٹنے کی پوری کوشش کی مگر کسی شاعر نے کیا سچ کہا ہے

بانٹ سکنے کوئی کسی کا درد یہ ممکن نہیں — بارِ غم دنیا میں اٹھواتے نہیں مزدور سے

مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ سب میرے غم میں شریک تھے۔ اور یہی تعزیت ہے۔ جن حالات میں اور ناگہانی طور پر میرے جیون ساتھی کی مجھ سے جدائی ہوئی وہ جب بھی سامنے آتے ہیں میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ میرے دل کی دھڑکنیں بے ربط ہو جاتی ہیں۔ اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ذہنی توازن بھی متزلزل ہو رہا ہے۔ ایسے میں اپنے پیارے پیدا کرنے والے کی تعزیت کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کو سنبھال لیتی ہوں کہ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ (البقرہ ۱۵۵) وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ انکے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مردہ ہیں (وہ مردہ) نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ مگر تم نہیں جانتے۔

گو میرے خاوند (عبد العزیز مرحوم) کی تمام زندگی اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔ لیکن بیماری کے حملہ کے وقت وہ جماعت کے شوریٰ میں نمائندگی کر رہے تھے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کی صبح نو بجے شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کے لئے (جو محمود ہال۔ احمدیہ مسلم مشن لنڈن میں منعقد ہونا تھا) تیار بیٹھے تھے کہ دل پر ایسا حملہ ہوا (HEART ATTACK) کہ فوری طور پر ہسپتال لے جانا پڑا۔ جاتے جاتے بیوی بچوں کو چند نصائح کیں جن سے مترشح ہوتا تھا کہ یہ آخری نصائح ہیں۔ جو دین ہی دین اور روحانیت تھیں۔ دنیا کی رتی بھر ان میں ملاوٹ نہ تھی۔ کہنے لگے۔

۱۔ خلیفۃ المسیح کے ہر حکم کی پوری پابندی کرنا۔ اور حضور کو میرا السلام علیکم پہنچانا۔ ۲۔ امام صاحب کے ارشادات پہ بانشراحِ قلب کاربند رہنا۔ اور میرا السلام علیکم کہنا۔ ۳۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔ اور پابندیٔ نظام کرنا۔ ۴۔ ہمیشہ دین کو دنیا پہ مقدم رکھنا۔ ۵۔ احبابِ جماعت کو میرا السلام علیکم پہنچانا۔

ہسپتال میں اُس وارڈ میں رکھا گیا جہاں نہایت خطرہ کی حالت میں مریض کو رکھا جاتا ہے۔ (INTENSIVE CARE) ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ ہر ممکن کوشش کے باوجود :۔ ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

مگر ڈاکٹر نے یہ بھی کہا کہ اگر چوبیس گھنٹے نکل گئے تو امید کا پہلو غالب ہو جائیگا۔ دن کا پہلا حصہ تو ان کا بیقراری میں گذرا۔ آخری حصہ دن میں سو سے گئے جس میں امید کی جھلک پائی گئی۔ مگر سے کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے — تھکے بھی ہم پھر جگا جگا کر

تقدیر فیصلہ کر چکی تھی۔ اور رفیق اعلیٰ کی طرف سے بلاوا آچکا تھا۔ ۱۲ اور ۱۳ دسمبر کی شب کے عین ۲؍ بجے وسط میں صرف چودہ گھنٹے کی بیماری کے بعد روح جسد عنصری سے نکل کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ — بالآخر پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ جہاں میرے خاوند کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کریں مجھے اور میری اولاد کو بھی اپنی شب و روز کی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پہ کاربند رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکین رہے تم کو غم ایام نہ ہو

مندرجہ بالا شعر میں حضرت المصلح الموعود رضی نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو وہ زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرے۔ بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے۔ اور یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ اگر وہ اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا وہ جیب تم ہو جائے گا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحب نصاب اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم بڑے فکر و اہتمام سے از خود مرکز میں بھجوا دیتے ہیں۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سستی ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ مستحقین کی امداد ہو سکے۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا بھی ضروری ہے۔

الف۔ زکوٰۃ کی واجب الادا رقم مقامی جماعت کی وساطت سے جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔

ب۔ اگر کوئی دوست اپنی واجب الادا رقم زکوٰۃ میں سے اپنے عزیز و اقارب یا افراد جماعت کی مدد کرنا چاہتے ہوں تو اس کے لئے نظارت ہذا سے باقاعدہ منظوری لینا ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ایک سب کمیٹی اس کا فیصلہ کرتی ہے۔ یاد رہے کہ ایسی صورت میں مرکز کی منظوری کے بعد زیادہ سے زیادہ ایک حصہ مقامی افراد میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ درخواست میں کل رقم کی وضاحت کی بابت ضروری ہے۔

ج۔ قابل تقسیم رقم مجالس عاملہ مقامی کے مشورہ سے تقسیم کی جائے اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

اللہ تعالیٰ جتنا مال دیتا ہے وہ جانتا ہے

شرح کے مطابق لازمی چندوں کی ادائیگی کی تحریک فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس اپنا پیمانہ امام وقت کے ساتھ مضبوط کرنے کے لئے اپنے اموال کو اس نظر سے دیکھیں وہ کس حد تک پاکیزہ ہیں اور کس حد تک اس میں نفس کی ملونی یا جھوٹ شامل ہو چکی ہے اس ضمن میں سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ جب تک جماعت میں مجلس شوریٰ کے مشورہ سے خلیفہ وقت نے ایک شرح مقرر کر رکھی ہے اس وقت شرح میں بددیانتی سے کام نہیں لینا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جتنا مال دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ کتنا دے رہا ہے جس نے خود دیا ہو اس سے دھوکا کیسے ہو سکتا ہے۔" (بحوالہ الفضل ۲۸/۸/۸۲)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ بالا ارشاد پیش کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی صحیح آمد پر باشرح چندہ (چندہ عام، چندہ وصیت۔ چندہ جلسہ سالانہ) ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی حاصل کرنے کے علاوہ اپنے اموال کو بابرکت بنائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق کرے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور دیں۔ (منیجر)

تعمیر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مقدر فرمائی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی غرض کیلئے مطلوب مبلغین کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک مرکزی درسگاہ "مدرسہ احمدیہ" کو جاری فرمایا۔ جماعت احمدیہ کے بیشتر مبلغین اس درسگاہ سے فیض یاب ہو کر اکناف عالم میں قابل قدر تبلیغی و تربیتی خدمات سر انجام دیتے چلے آ رہے ہیں۔

اشاعت و تبلیغ کے لئے مبلغین اسلام کی ضرورت روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے احباب جماعت میں بیداری بھی پیدا ہو رہی ہے جس کے باعث مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے لئے چند سال سے ہر سال مزید ایک نئے کمرہ کی ضرورت پیش آ رہی ہے مگر گذشتہ چار سالوں میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے چار نئے کمرے تعمیر کروائے جا چکے ہیں اور بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر اب مزید دو کمرے تعمیر کروائے جانے ضروری ہیں۔ ایک کمرہ جس میں ۱۰ طلباء کی رہائش ممکن ہو گی تعمیر پر کم و بیش بیس ہزار روپیہ کے اخراجات متوقع ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا مخیر احباب کی خدمت میں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی جاتی ہے۔ مخیر احباب بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ان دو کمروں کی تعمیر کے اخراجات مہیا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اس غرض کے لئے رقوم "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام بذریعہ چیک یا ڈرافٹ مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس وضاحت کے ساتھ ارسال فرمائیں کہ یہ رقم امانت "تعمیر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ" میں جمع ہو۔ نیز اس کی اطلاع نظارت ہذا کو بھی فرما دیں۔ جزاکم اللہ۔

ناظر التعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سر انجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:۔

۱۔ امیدوار میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہو۔

۲۔ امیدوار اردو انگریزی پڑھ لکھ سکتا ہو۔

۳۔ امیدوار قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف بجٹ میں رکھے ہیں۔ جو امیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ کی پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۴ تبوک ۱۳۶۲ ہش (۲۴ ستمبر ۱۹۸۳ء) سے شروع ہو جائے گی۔

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے امیدوار نظارت ہذا سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر کے اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے ماہ ظہور ۱۳۶۲ ہش (اگست ۱۹۸۳ء) کے آخری ہفتہ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ داخلہ کی منظوری سے متعلق امیدوار کو بروقت اطلاع بھجوائی جا سکے اور پھر وہ امیدوار مدرسہ احمدیہ قادیان میں بروقت حاضر ہو کر پڑھائی شروع کر سکے۔

ناظر التعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

جملہ انصار بھائیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس ابھی سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے پوری تیاری کریں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ بھی ابھی سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جلد مرکز ارسال فرمائیں۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا و مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

اور انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اسی طرح حضور پُرنور نے اسی موقع پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ یہ انتخاب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر نگرانی عمل میں آئے گا۔

یاد رہے کہ حسب قواعد دستور اساسی مجالس کی مجموعی تعداد ارکین کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیس کے کسر پر ایک نمائندہ مجلس شوریٰ میں شرکت کر سکے گا۔ قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان کو سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں تاکہ جہاں اجتماع میں مجلس کی نمائندگی ہو وہاں شوریٰ میں شامل ہو کر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی کارروائی میں شمولیت اختیار کر سکے۔ شرائط انتخاب اور سالانہ اجتماع کے جملہ پروگرام بذریعہ سرکلر الگ سے بھجوائے جا رہے ہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تصحیح

اخبار بدر کے ۲۱ جولائی کے شمارہ میں فہرست انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے تحت جماعت احمدیہ کیرہ کے صدر جماعت و سیکرٹری مال کیلئے مکرم عبدالخطیب صاحب کی بجائے مکرم عبداللطیف صاحب کا نام شائع ہوا ہے۔

(۲) اسی طرح دفتر ہذا کی غلطی سے جماعت احمدیہ حیدرآباد کی فہرست عہدے داران میں مکرم سید غوث محمد صاحب کا نام سیکرٹری وقف جدید کے طور پر شائع ہوا ہے۔ جبکہ مکرم سید غوث محمد صاحب سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ کے عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔

قارئین ان ہر دو اغلاط کی تصحیح فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے ارشاد کے مطابق آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب یہ کانفرنس ۲۲، ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۸۳ء کو بمبئی میں منعقد ہوگی۔

۲۔ اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کے لئے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

۳۔ کانفرنس کے انعقاد سے قبل پندرہ روزہ تربیتی پروگرام رکھا گیا ہے۔ بمبئی جماعت تعداد کے لحاظ سے چھوٹی جماعت ہے۔ اس لئے دوسری جماعتوں کے افراد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے کم از کم پندرہ روز کانفرنس سے قبل تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ جو احباب داعی الی اللہ بنتے ہوئے اپنے دوستے بمبئی اور گرد و نواح میں تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ براہ کرم وہ اپنے اسماء گرامی سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ایسے احباب کو جماعت احمدیہ بمبئی رہنے کی سہولت الحق بلڈنگ میں دے گی۔ بقیہ اخراجات انہیں از خود برداشت کرنے ہوں گے۔

۴۔ جو احباب کانفرنس میں شرکت فرمانے کا ارادہ رکھتے ہوں اُن کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کانفرنس کے ایام میں اُن کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا لیکن جو افراد اپنے اخراجات پر کسی ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیں۔ براہ کرم وہ بھی مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے کمرہ بُک کروایا جا سکے۔

۵۔ بمبئی سے واپسی کے لئے اگر ریزرویشن کروانی مقصود ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں عموماً یہاں سے ریزرویشن میں دقت ہوتی ہے اگر پہلے سے اطلاع ہو تو احباب کو واپسی سفر میں سہولت ہوگی۔

۶۔ جماعت احمدیہ بمبئی جملہ احباب کرام سے اس کانفرنس کے کامیاب و بابرکت اور نتیجہ خیز ہونے کے لئے درخواست دعا کرتی ہے۔

المعلن:۔ محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن

(7, Y.M.C.A ROAD BOMBAY — 400008

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام یاری پورہ کشمیر

احمدیہ صوبائی مشاورتی کمیٹی کشمیر و صوبائی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آل احمدیہ مسلم کانفرنس اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات درج ذیل پروگرام کے مطابق عمل میں آرہے ہیں۔ احباب سے کانفرنس میں شمولیت کی درخواست ہے۔ صدر صاحبان جماعت اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے شامل ہونے والے مہمان کرام کی تعداد کے بارے میں بروقت اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

بزرگان سلسلہ احباب جماعت سے کانفرنس و اجتماعات کی ہر جہت سے کامیابی اور اس کے شیریں ثمرات سے متمتع ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ پروگرام درج ذیل ہے:۔

۱۔ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس ۲۷ ، ۲۸ اگست ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ، اتوار بمقام یاری پورہ (کشمیر)

۲۔ اجتماع انصار اللہ ۲۷ اگست ۱۹۸۳ء بعد نماز مغرب بروز ہفتہ بمقام یاری پورہ (کشمیر)

۳۔ اجتماع خدام الاحمدیہ ۳، ۴ ستمبر بروز ہفتہ و اتوار بمقام آسنور (کشمیر)

۴۔ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۳۱ اگست ۱۹۸۳ء بروز بدھ وار بمقام ناصر آباد (کشمیر)

ضروری معلومات کے لئے درج ذیل پتوں پر رابطہ قائم کریں۔

عبدالحمید ٹاک	غلام نبی نیاز
صدر صوبائی احمدیہ مشاورتی کمیٹی	احمدیہ مسلم مشنری احمدیہ مسجد نزد ڈی جی پی
یاری پورہ (کشمیر)	آفس سرینگر

سنٹرل احمدیہ صوبائی مشاورتی کمیٹی یاری پورہ

۱۹۲۲۳۲ اسلام آباد (کشمیر)

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD, CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS,

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA — 700072.

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام، تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال

تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۱۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

AUTO CENTRE تار کا پتہ:-

ٹیلیفون نمبر:- 23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برنڈ:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکٹر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصل پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

"محبت سب کے لئے

نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

رنگین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - کٹ بیگ -
ائیر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,
17 - A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA

P.B. Box - 4583.

BOMBAY - 400008.

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر سائیکل - موٹر کار - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "اُس شخص کا اسلام زیادہ افضل ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں" (صحیح بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "اسلام کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے" (ملفوظات جلد چہارم)

پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

ملین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

اِستفادِ نبوی

لَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ

(صحیح بخاری)

ترجمہ:- میرا بندہ ہمیشہ نوافل کی ادائیگی کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔

محتاج دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

ڈلک الیکٹرانکس انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)	**احمد** الیکٹرانکس باری پورہ (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی - اُوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس -!!

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3, 3RD. MAIN ROAD,

KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدرآباد میں

فون نمبر :- ۴۲۲۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش ، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۲ آصف نگر ، حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۲۲۹۱۶ ـــــ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مِل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوف وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۰-۴/۳/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ، ہوائی چپل ، تیز ربڑ ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!